نمبر ۵۱ | ۵ - رجب سنہ ۱۳۵۲ھ | یوم پنجشنبہ | مطابق ۲۶ - اکتوبر سنہ ۱۹۳۳ء | جلد ۲۱

مدینۃ المسیح

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز ۲۳ر اکتوبر راجپورہ تشریف لے گئے۔ اور ۲۴ کو ۵ بجے شام واپس آگئے ؛

شیخ یوسف علی صاحب پرائیویٹ سکرٹری حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالٰے کی صحت کچھ عرصہ سے کمزور چلی آرہی ہے احباب وہ علاج کے لئے میو ہسپتال لاہور میں داخل ہوئے ہیں احباب ان کی صحت کے لئے دعا فرمائیں ؛

مستری سلطان محمد صاحب سیالکوٹی جو کچھ عرصہ سے بیمار چلے آتے تھے۔ انہیں علاج کے لئے لاہور لے جایا گیا تھا۔ مگر کچھ افاقہ نہ ہوا۔ اور ۲۳ر اکتوبر جبکہ انہیں واپس لایا جا رہا تھا۔ وہ ریل گاڑی میں ہی فوت ہوگئے۔ اور ۲۴۔ کو مولانا سید محمد سرور شاہ صاحب نے ان کا جنازہ پڑھایا۔ احباب دعاء مغفرت کریں ؛

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

اسلام فطرتی مذہب ہے

(فرمودہ ۲۶ر اکتوبر سنہ ۱۹۰۲ء)

آیت فطرۃ اللہ التی فطر الناس علیہا کے متعلق فرمایا:

"اس کے معنی یہی ہیں۔ کہ اسلام فطرتی مذہب ہے۔ انسان کی بناوٹ جس مذہب کو چاہتی ہے۔ وہ اسلام ہے۔ اس کے یہ معنی ہیں۔ کہ اسلام میں بناوٹ نہیں ہے۔ اس کے تمام اصول فطرت انسانی کے موافق ہیں۔ تثلیث اور کفارہ کی طرح نہیں ہیں۔ جو سمجھ میں نہیں آسکتے۔ عیسائیوں نے خود مانا ہے کہ جہاں تثلیث نہیں گئی۔ وہاں توحید کا مطالبہ ہوگا۔ کیونکہ فطرت کے موافق توحید ہی ہے۔ اگر قرآن شریف نہ بھی ہوتا تب بھی انسانی فطرت توحید ہی کو مانتی۔ کیونکہ وہ باطنی شریعت کے موافق ہے۔ ایسا ہی اسلام کی کل تعلیم باطنی شریعت کے موافق ہے۔ برخلاف عیسائیوں کی تعلیم کے جو مخالف ہے ؛

دیکھو حال ہی میں امریکہ میں طلاق کا قانون خلاف انجیل پاس کرنا پڑا یہ وقت کیوں پیش آئی۔ اس لئے کہ انجیل کی تعلیم فطرت کے موافق نہ تھی ۔"

(الحکم ۱۰۔ نومبر سنہ ۱۹۰۲ء)

تبلیغی رپورٹیں

مختلف مقامات میں تبلیغ احمدیت

علی پور چک نمبر ۶ میں تبلیغی جلسہ

اس گاؤں میں چھ کس احمدی ہیں۔ ۵ر اکتوبر کو جلسہ کی تاریخ مقرر تھی۔ مگر ۴ر اکتوبر کو مولوی ظہور حسین صاحب مولوی فاضل۔ میاں معراج الدین صاحب عمر اور مولوی عبد العزیز صاحب پہونچ گئے۔ اور رات کو دو گھنٹے سے زیادہ یکے بعد دیگرے تقریریں کیں۔ ۵۔ اکتوبر کو جلسہ کیا گیا۔ اردگرد کے دیہات کے احمدی بھی تشریف لائے مبلغین کی تقریریں لوگوں نے دلچسپی سے سُنیں۔ نہایت متانت اور سنجیدگی سے سوالات دریافت کئے۔ خاکسار محمد دین سکرٹری تبلیغ علی پور چک نمبر ۶۔

کمال ڈیرہ (سندھ) میں جلسہ

۲۲ر ستمبر کو کمال ڈیرہ میں جلسہ ہوا۔ جس میں شرکت کے لئے جناب مرزا رشید احمد صاحب۔ جناب میاں عبید اللہ خاں صاحب ڈاکٹر احمد الدین صاحب۔ عزیز احمد صاحب بھی اپنی اراضیات سے تشریف لائے۔ ڈاکٹر احمد دین صاحب نے صداقت حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور ختم نبوت پر۔ مولوی سہیل محمد صاحب نے وفاتِ مسیح ناصری علیہ السلام پر اور خاکسار نے صداقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر تقریریں کیں ؛؛ خاکسار محمد پریل سکرٹری تبلیغ کمال ڈیرہ (سندھ)

عارف والا میں اسلام کی فتح

عارف والا ضلع منٹگمری میں مورخہ ۶-۷-۸- اکتوبر ۱۹۳۳ء کو آریہ سماج کا سالانہ جلسہ تھا۔ چونکہ ان کے جلسہ میں اُن کے لیکچرار مہاشہ چرنجی لعل جیسے اسلام کے دشمن آنے والے تھے۔ اس لئے ہمیں خیال بلکہ یقین تھا۔ کہ وہ اسلام اور بانیٔ اسلام علیہ الصلوٰۃ والسلام پر ضرور حملہ کریں گے۔ جماعت احمدیہ عارف والا نے اس بات کو مدنظر رکھتے ہوئے بذریعہ تار مہاشہ محمد عمر صاحب کو منگا لیا۔ ۸۔ اکتوبر کی درمیانی رات کو ۹ بجے چرنجی لال پریم نے اسلام کے خلاف اور قرآن کریم اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی ذات بابرکات پر وہ حملے کئے۔ کہ مسلمانوں کے دل سخت مجروح ہوئے۔ مسلمانوں نے آریہ سماج سے جواب کے لئے وقت مانگا۔ لیکن اس نے انکار کر دیا اس پر مسلمانوں نے مہاشہ محمد عمر صاحب اور چودھری غلام احمد صاحب ایڈووکیٹ پاکپٹن کے لیکچر مسجد میں کرائے۔ مقررین نے ایسے احسن طریق پر لیکچر دیئے۔ کہ تمام پبلک مسلمان۔ ہندو (سناتن دھرم) اور سکھ عش عش کر اُٹھے۔ اور مبارک کے نعرے بلند ہونے لگے۔ مہاشہ صاحب نے خدا تعالیٰ کے فضل سے مہذب طریق پر ایسی پُر از معلومات تقریر کی۔ کہ آریہ سماج کی قلعی کھول کر رکھ دی۔ کئی ہندو اصحاب نے آریوں کو مسلمانوں سے مناظرہ کے لئے کہا۔ لیکن انہوں نے منظور نہ کیا۔ مسلمانوں کا نہایت کامیاب جلسہ ہوا۔ جس کی کامیابی کا سہرا چودھری رحیم بخش صاحب ولد چودھری مولا بخش صاحب۔ چودھری فقیر محمد صاحب مستری محمد دین صاحب کے سر ہے۔ ہم انہیں مبارکباد عرض کرتے ہیں۔ خاکسار۔ چراغ الدین سکرٹری انجمن احمدیہ عارف والا ؛

بنگہ میں عظیم الشان مناظرہ

۲۸ تا ۳۰۔ اکتوبر ۱۹۳۳ء کو بنگہ میں عظیم الشان مناظرہ ہونے والا ہے۔ ضلع جالندھر و ہوشیارپور و شہر لدھیانہ کے انصار اللہ کو چاہیئے۔ کہ اس جلسہ میں شامل ہو کر رونق بڑھائیں۔

سیرت النبیؐ کے جلسے ۲۶ نومبر کو ہونگے

سیرت النبی صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے جلسوں کی تاریخ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے ۲۶۔ نومبر مقرر فرمائی ہے۔ تمام احمدی جماعتوں کو چاہیئے کہ بہت جلد نہ صرف اپنے ہاں۔ بلکہ اردگرد کے دیہات اور قصبات میں بھی سیرت النبیؐ کے جلسے منعقد کرانے کی کوشش شروع کر دیں۔ اور اس انتظام سے دفتر نظارت دعوۃ و تبلیغ کو مطلع کر کے ممنون فرمائیں ؛ ناظر دعوت و تبلیغ۔ قادیان

اور علماء کی تقریروں سے مستفیض ہوں۔ اور سکرٹریان تبلیغ اپنے اپنے رجسٹر ہمراہ لائیں۔ میں انشاء اللہ تعالےٰ معائنہ کرونگا ؛
ناظر دعوت و تبلیغ ۔ قادیان

ضروری اعلان

جماعت ہائے احمدیہ ضلع لائل پور۔ سرگودہ اور جھنگ کی آگاہی کے لئے لکھا جاتا ہے۔ کہ آپ کے حلقہ کا ہیڈ کوارٹر جناب ناظر صاحب دعوت و تبلیغ نے جھنگ مگھیانہ مقرر فرمایا ہے۔ لہذا آئندہ ہر قسم کی خط و کتابت اور ماہواری تبلیغی رپورٹیں خاکسار کے پتہ ذیل پر روانہ فرمائیں ؛

خاکسار عبد الرحمٰن انور۔ معرفت میاں نام علی صاحب احمدی بی اے دفتر ڈپٹی کمشنر جھنگ ؛

"الفضل" کا خاتم النبیین نمبر

بزرگان جماعت و اہل قلم اصحاب سے گذارش

حسب معمول اس دفعہ بھی سیرت النبی صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے جلسوں کے موقعہ پر "الفضل" کا خاتم النبیین نمبر شائع ہوگا۔ انشاء اللہ تعالےٰ۔ اس کے لئے بزرگان جماعت اور دیگر اہل قلم اصحاب سے گزارش ہے۔ کہ جس طرح وہ گذشتہ سالوں میں اپنے مضامین نظم و نثر بھیجکر ممنون فرماتے رہے ہیں۔ اسی طرح اب بھی ارسال فرما کر شکریہ کا موقعہ دیں۔ اور زیادہ سے زیادہ ۶۔ نومبر تک اپنے مضامین اور نظمیں ارسال فرما دیں۔ بیرونی ممالک کے اصحاب جس قدر جلدی ارسال فرما سکیں۔ ان کی عنایت ہوگی۔ اور ان کے مضامین کے متعلق آخری وقت تک کوشش کی جائے گی کہ درج کئے جا سکیں ؛

اہل علم خواتین سے بھی مضامین کے لئے درخواست ہے امید ہے۔ کہ وہ حسب معمول خاتم النبیین نمبر میں اپنا حصہ پوری کوشش اور سعی سے پورا کریں گی ؛

عربی اردو لغت کی قابل قدر کتاب

"الفضل" کے ایک گذشتہ پرچہ میں اس علمی خدمت کا بطور خبر مختصر ذکر کیا گیا تھا۔ جو ہماری جماعت کے دو اصحاب جناب چودھری غلام محمد صاحب بی۔ اے علیگ۔ اور جناب مولوی محمد جی صاحب مولوی۔ فاضل نے سرانجام دی ہے۔ اور جو عربی اردو لغت کی شکل میں "تسہیل العربیہ" کے نام سے علمی دُنیا میں پیش کی گئی ہے۔ اب اس کے متعلق کسی قدر تفصیل پیش کی جاتی ہے ؛

علم عربی کے شوقین اصحاب کے لئے ذاتی مطالعہ کے ذریعہ اپنے علم میں ترقی کرنے کے رستہ میں یہ بہت بڑی روک تھی۔ کہ کوئی ایسی آسان اور مکمل لغت کی کتاب نہ تھی جس سے وہ بآسانی فائدہ اٹھا سکیں عربی لغت کی جو کتابیں ملتی ہیں وہ بیش قیمت ہونے کے علاوہ ایسے رنگ میں ترتیب دی گئی ہیں۔ کہ علم عربی کا عالم ہی ان سے مستفیض ہو سکتا ہے۔ اس وجہ سے وہ لوگ جو کسی قدر عربی کا مطالعہ رکھنے کے بعد یہ چاہتے۔ کہ اپنے طور پر اس علم میں ترقی کر سکیں۔ انہیں مایوسی کا سامنا ہوتا۔ اور اس طرح عربی زبان جس کا سیکھنا مذہبی لحاظ سے ہر مسلمان کے لئے ضروری ہے۔ اور جو مقدس الہامی زبان ہے۔ اس سے عام طور پر بے رغبتی بڑھتی جاتی تھی۔ اس بات کو پیش نظر رکھتے ہوئے مذکورۃ الصدر اصحاب نے تہیہ کیا۔ کہ وہ عربی اردو لغت تیار کریں۔ اس کے لئے وہ لگا تار ۵ سال مصروف عمل رہے۔ اور خدا تعالےٰ نے انہیں توفیق دی۔ کہ مختصر اور جامع لغت ۰۰۰ تیار کر سکیں۔ اس لغت کی جامعیت کا اندازہ اس سے ہو سکتا ہے۔ کہ قریباً ۷۔ ہزار مادہ اور ۸۰ ہزار الفاظ کے معنی اُردو میں درج کئے گئے ہیں۔ قرآن کریم کے الفاظ کی لغت خاص طور پر پیش کی گئی ہے۔ اور نئے الفاظ بھی جس قدر رائج ہو چکے ہیں۔ ان کے معنی بیان کئے گئے ہیں۔ ترتیب ایسی آسان اور اتنی سہل ہے۔ کہ معمولی اُردو دان بھی جس لفظ کے معنی چاہے۔ بآسانی معلوم کر سکتا ہے۔ لکھائی۔ چھپائی کے متعلق بھی پوری احتیاط ملحوظ رکھی گئی ہے۔۔۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
الفضل
نمبر ۵۱ | قادیان دارالامان مورخہ ۵ رجب ۱۳۵۲ء | جلد ۲۱

اعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیم

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ——— نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ
ھو الناصر

پکارنے والے کی آواز

ع

آسماں بار دنشاں الوقت میگوید زمیں

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے یہ نہایت قیمتی مضمون احمدیہ فیلوشپ آف یوتھ لاہور کو یوم التبلیغ کے موقعہ پر شائع کرنے کے لئے عطا فرمایا۔ جسے اردو کے علاوہ انگریزی میں بھی شائع کیا گیا۔ (ایڈیٹر)

اے سُننے والو! آسمان کی آواز تم کو کس طرف بلاتی ہے؟ اپنے اپنے بچہ کو نہیں بھلا سکتی۔ تو خدا تعالےٰ اپنے بندے کو کس طرح بھلا سکتا ہے؟ تمہاری مُرلیاں اور تمہاری نفیریاں۔ اور تمہارے سنکھ بہت کچھ شور کر چکے۔ اب اپنے لب بند کرو۔ کہ تمہارا پیدا کرنے والا تمہیں کچھ کہہ رہا ہے۔

آسمان کے دروازے کھولے گئے

مبارک۔ ہاں مبارک! اے زمین کے باشندو! کہ آسمان کے دروازے تمہارے لئے کھولے گئے ہیں۔ مبارک۔ ہاں مبارک اے تاریکی میں بسنے والو! کہ رُوحانیت کا سُورج افق مشرق سے طلوع ہو رہا ہے۔ وُہی امید کا پیغام جو تیرہ سو سال پہلے دیا گیا تھا۔ آج پھر اس کی منادی کی جا رہی ہے۔ وُہی توحید کی تعلیم جو اس وقت دی گئی تھی۔ آج پھر اس کا درس دیا جا رہا ہے۔

اپنے محبوب کی آواز پہچانو

محمد صلے اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کی محبت کا دم بھرنے والو! کیا تم اپنے محبوب کی آواز کو نہیں پہچانتے؟ سُنو! وُہ حسینوں کا حسین کہہ رہا ہے۔ جو میرے نام پر آتا ہے۔ اس کی سُنو۔ اور اس کو میرا سلام پہنچاؤ۔ اور اگر تم کو برف کے پہاڑوں پر سے گھٹنوں کے بل چل کر بھی اس کے پاس جانا پڑے۔ تو بھی اس کے پاس پہنچو۔ مگر آہ! تم نے غور نہیں کیا۔ تم نے اس کی آواز جو اپنے نام پر نہیں۔ بلکہ اپنے آقا کے نام پر پکارتا تھا نہیں سُنی۔ وُہ شہروں میں پکارنے والا جنگل میں پکارنے والا ثابت ہوا۔ تا گزشتہ نبیوں کا نوشتہ پُورا ہو۔ کہ وہ جنگل میں پکارنے والے کی آواز کو سُنو۔ کیا تم نے یہ خیال کر لیا ہے۔ کہ تم ہر عیب سے پاک ہو۔ یا تم یہ سمجھتے ہو۔ کہ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی رُوح تمہاری مصیبت کے وقت تمہارے لئے بیکل نہ ہوگی؟ آہ! شائد یہ دونوں ہی باتیں تم کو اس آواز کے سُننے سے روک رہی ہیں۔ جو محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے نام پر بلند کی جا رہی ہے۔ مگر کیا تم اول الذکر خیال سے اپنے متعلق حد سے زیادہ نیک ظنی اور ثانی الذکر سے محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم پر حد سے زیادہ بدظنی نہیں کر رہے؟

آسمانی قومیں کس طرح زندہ ہوئیں

یاد رکھو۔ تاریخ کے اوراق اس پر شاہد ہیں۔ کہ آج تک کوئی آسمانی قوم بغیر خدا تعالےٰ کی آواز کے زندہ نہیں کی گئی۔ کس نے ہندوؤں کو جبکہ وُہ خدا تعالےٰ کے کلام کے حامل تھے اٹھایا؟ کرشنؑ رام چندرؑ اور بُدھؑ نے یا کسی زمینی لیڈر نے؟ کس نے یہود کو بیدار کیا؟ داؤدؑ۔ الیاسؑ۔ دانی ایل اور مسیحؑ نے۔ یا کسی خود ساختہ راہ نما نے؟

گاندھی جی کی ناکامی کی وجہ

پس یہ مت خیال کرو۔ کہ آسمانی قرنا کے بغیر کوئی زمینی آواز مسلمانوں کو بیدار کر سکتی ہے۔ آسمان سے آنے والی روحیں آسمان ہی کی آواز کو سنتی ہیں۔ کیا تم دیکھتے نہیں۔ کہ بقول بعض کے "دُنیا کے سب سے بڑے آدمی" گاندھی جی نے بھی جب اپنی آواز کو بے اثر ہوتے ہوئے دیکھا۔ تو آسمان ہی کی پناہ لی۔ اور یہ اعلان کیا۔ کہ میں خدا کی آواز کی اتباع کر رہا ہوں۔ اس کا الہام مجھے پہنچا اور میرے لئے اس کے قبول کرنے کے سوا کوئی چارہ نہ تھا۔ لیکن تم نے یہ بھی دیکھا۔ کہ وُہی گاندھی جی جو سب دُنیا میں عزت کی نگاہ سے دیکھے جاتے تھے۔ جب انہوں نے جلد بازی سے اپنے دل کی آواز کو خدا تعالےٰ کی آواز قرار دیا۔ تو کس طرح ان کی آواز بے اثر ہو گئی۔ اور خدا تعالےٰ کی نصرت جو ایک مخلص قومی کارکن کی حیثیت سے ان کے ساتھ ہوا کرتی تھی۔ ان سے فوراً چھین لی گئی۔ اور اب وُہ اس انسان کی طرح پھر رہے ہیں۔ جو چاروں طرف تاریکی پاتا ہے۔ اور روشنی کی شعاع اسے کہیں نظر نہیں آتی۔

تازہ آسمانی شہادت

کیا اس واقعہ سے یہ ثابت نہیں ہوتا۔ کہ گاندھی جی بھی اس امر کو تسلیم کرتے ہیں۔ کہ اس وقت صرف خدا تعالےٰ ہی کی آواز دُنیا کو تباہی سے بچا سکتی ہے۔ اور دُوسرے یہ کہ خدا تعالےٰ کا کلام سُننے کا دعوےٰ کرنا معمولی دعوےٰ نہیں۔ اگر کوئی شخص ایسا جھوٹا دعوےٰ کرے۔ یا اس دعوےٰ میں جلد بازی سے کام لے تو وُہ خدا تعالےٰ کی نصرت سے محرُوم ہو جاتا ہے۔ یہ ایک تازہ آسمانی شہادت ہے۔ بانی سلسلۂ احمدیہ کی صداقت پر جنہوں نے چالیس سال سے اُوپر دُنیا میں یہ دعوےٰ شائع کیا۔ کہ خدا تعالےٰ ان سے ہم کلام ہوتا ہے۔ اور ہر نیا دن جو چڑھا۔ وُہ ان کی ترقی کا موجب ہوا۔ اور نُصرت کے نئے سامان ان کے لئے لایا۔ یہ کتنا بڑا نشان ہے۔ کہ ایک شخص گمنامی کی حالت میں خدا تعالےٰ سے ہمکلامی کا دعوےٰ کرتا۔ اور روز بروز ترقی کرتا چلا جاتا ہے۔ اور دُوسرا شخص عزت کے مقام پر ہے اُس وقت جبکہ لوگ اسے نبیوں سے بھی افضل قرار دے رہے ہوتے ہیں۔ کلام الٰہی سے مشرف ہونے کا دعوےٰ کرتا ہے اور یکدم اس کی حالت زار ہو جاتی ہے۔ اور قوت عملیہ اس سے چھین لی جاتی ہے۔ اور وُہ حیران و پریشان رہ جاتا ہے۔ کیا یہ دونوں مثالیں اس امر کو واضح نہیں کر دیتیں۔ کہ قرآن کریم کا یہ دعویٰ کہ غلط طور پر الہام الٰہی کا ادعا کرنے والا جب تک کہ وُہ کسی شدید غلط فہمی میں مبتلا نہ ہو۔ ضرور سزا پاتا ہے۔ اور اس کے مقابل پر خدا تعالےٰ

کے سچے مامور ہمیشہ نصرت و تائید حاصل کرتے ہیں۔ اور ہر قسم کی مخالفتوں کے باوجود ترقی کرتے چلے جاتے ہیں۔ نہایت سچا دعوے ہے۔

یہ ایک تازہ نشان ہے۔ جو خدا تعالےٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام بانی سلسلۂ احمدیہ کی صداقت ثابت کرنے کے لئے آسمان سے نازل کیا ہے۔ اے کاش! کہ لوگ دیکھیں۔ اور سُنیں۔ تا خُدا تعالےٰ ان پر رحم کرے۔ اور ان کی عاقبت کو بدل دے۔

آسمانی آواز سُنو

سُنو! اے سُننے والو!! آسمان کی آواز کوئی معمولی شے نہیں۔ جس طرح بندے کے لئے یہ سب سے زیادہ فخر کی بات ہے۔ کہ اس کا پیدا کرنے والا اسے یاد کرے۔ اسی طرح اُس کے لئے یہ سب سے زیادہ خطرہ کا مقام بھی ہے۔ کہ وُہ خدا تعالےٰ کے کلام کو رد کر دے۔ یا اس کی طرف سے بے پروائی کرے۔

پس ہوشیار ہو۔ اور غفلت کو چھوڑ دو۔ اور اس آواز کو جو اس وقت کے لوگوں کو بیدار کرنے کے لئے محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نام پر اور اسلام کی تعلیم کو زندہ کرنے اور دُنیا میں اس کو غالب کرنے کے لئے خدا تعالےٰ نے آسمان سے بلند کی ہے۔ سُنو اور قبول کرو۔

بُزدلی اور غفلت چھوڑ دو

یاد رکھو۔ کہ حق کے قبول کرنے میں ہر ساعت کی دیر ترقی۔ اور کامیابی کے وقت کو پیچھے ڈال رہی ہے۔ اور دُشمنانِ اسلام کو تضحیک اور اہانتِ اسلام کا موقعہ دے رہی ہے۔ آسمان پر سے خدا تعالےٰ تم کو بُلا رہا ہے۔ اور زمین پر تمہارے دل گواہی دے رہے ہیں۔ کہ حقیقی اسلام اب تمہارے دِل میں نہیں ہے۔ اور اس کے پیدا کرنے کے لئے کسی بیرونی امداد کے تم محتاج ہو۔ پھر کیوں خدا تعالےٰ کی آواز کو تم نہیں سُنتے؟ کیوں اپنے دلوں کی حالت کو ہی نہیں دیکھتے؟ کیا زمین پر تمہارے اپنے دلوں کی شہادت اور آسمان پر خدا تعالےٰ کے فیصلے کی شہادت سے بڑھ کر بھی اور کوئی شہادت ہو سکتی ہے؟ کیا تم سمجھتے ہو۔ کہ خدا تعالےٰ پر جھوٹ بولنے والے وُہ نصرت پا سکتے ہیں۔ جو بانی سلسلۂ احمدیہ نے پائی؟ کیا تم سمجھتے ہو۔ کہ ایک مفتری کی جماعت کو اسلام کی خدمت کا وُہی جوش عطا ہو سکتا ہے۔ جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی جماعت کو نصیب ہوا ہے؟ کیا تم سمجھتے ہو۔ کہ اشاعتِ اسلام کے کام میں ایک کذاب کا ساتھ دینے والے ویسی ہی کامیابی کا منہ دیکھ سکتے ہیں۔ جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی جماعت کو حاصل ہوئی؟ ہاں کیا گاندھی جی کے الہام کے دعوےٰ کے بعد جو اُن کی حالت ہوئی۔ اس تازہ نشان کو دیکھتے ہوئے تم کہہ سکتے ہو۔ کہ خدا تعالےٰ سے ہمکلام ہونے کا دعوےٰ کوئی معمولی بات ہے۔ اور خدا تعالےٰ اس پر کوئی گرفت نہیں کرتا؟ اگر نہیں تو بُزدلی کو چھوڑ دو۔ غفلت کو چھوڑ دو۔

اور اسلام اور بانیٔ اسلام کے لئے اپنی جانوں۔ اور اپنے مالوں کو قربان کرنے کے لئے سچے بہادروں کی طرح جماعت احمدیہ میں شامل ہو جاؤ۔ اور دیر نہ کرو۔ کہ ایک ایک منٹ کی دیر اس وقت خطرناک ہے۔

حق قبُول کرنے میں دیر نہ کرو

پھر مَیں کہتا ہوں۔ کہ اے سمجھ رکھنے والے عقلمندو! کیا اس زمینی شہادت سے جو تمہارے دل دے رہے ہیں۔ بڑھ کر کوئی اور شہادت ہو سکتی ہے؟ انصاف سے کام لو۔ اور سچ سچ کہہ دو کہ کیا تمہارے دل گواہی نہیں دیتے۔ کہ تم اسلام سے دُور جا پڑے ہو اور یہ کہ اسلام کی وُہ مدد اور نصرت خدا تعالےٰ کی طرف سے نہیں ہو رہی۔ جو پہلے ہوتی تھی؟ اگر یہ صحیح ہے۔ اور یقیناً صحیح ہے۔ تو حق کو مت چھپاؤ۔ عدل کو ہاتھ سے نہ دو۔ تم لوگوں کو دھوکا دے سکتے ہو۔ مگر اپنے نفسوں کو تو دھوکا نہیں دے سکتے۔ اللہ تعالےٰ سے تمہارا معاملہ ہے۔ جو دلوں کو جاننے والا ہے۔ دُنیا کی عزت کوئی چیز نہیں۔ عزت وُہی ہے۔ جو خدا تعالےٰ کی طرف سے ملے۔ حق کو قبول کرنے میں کونسی ہتک ہے؟ دیر نہ کرو۔ اور حق کو قبول کر کے اسلام کی فتح کی گھڑی کو قریب تر کر دو۔

یاد رکھو۔ کہ بانیٔ سلسلۂ احمدیہ کی آواز اپنے لئے نہیں بلکہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لئے بلند ہوئی ہے۔ اور وُہ خود سے نہیں بولے۔ بلکہ خدا تعالےٰ نے انہیں بلایا تھا۔

خدا کی آواز سُنو

پس خدا تعالےٰ کی آواز سُنو۔ تا تمہاری فریادیں سُنی جائیں محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نام پر بولنے والے کی سُنو تا تمہارے ناموس کی عزت قائم کی جائے۔ وآخر دعوٰنا ان الحمد للہ رب العالمین۔

خاکسار۔ میرزا محمود احمد (خلیفۃ المسیح الثانی)

۴۴۔ ان حوالہ جات سے ظاہر ہے۔ کہ جمعیۃ علماء ہند نے سول نافرمانی منسوخ نہیں کی۔ بلکہ ملتوی کی ہے۔ اور کانگرس نے بھی منسوخ نہیں کی۔ ملتوی کی ہے۔ گویا اس بارے میں بھی جمعیۃ علماء نے کانگرس کے ماتحت ہونے کا پورا پورا ثبوت بہم پہنچایا ہے۔ جب تک کانگرس نے سول نافرمانی ملتوی نہ کی تھی۔ اس وقت تک نہ تو مقتضیات احوال اور قومی ضروریات پر غور وخوض کرنے کی ضرورت پیش آئی۔ اور نہ سول نافرمانی ملتوی کرنے کا اعلان کیا گیا۔ لیکن جب کانگرس نے اس بارے میں فیصلہ کر دیا۔ یعنی سول نافرمانی ملتوی کر دی۔ تو جمعیۃ العلماء کے لئے بھی ضروری ہو گیا۔ کہ وُہ بھی سول نافرمانی ملتوی کرنے کا اعلان کر دے۔ یہ اس کے کانگرس کے ماتحت ہونے کا ثبوت نہیں۔ تو اور کیا ہے۔

کیا جمعیۃ العلماء کانگرس کے ماتحت نہیں؟

اخبار "ہند جدید" نے جمعیۃ العلماء کی حمایت میں بقول جمعیۃ العلماء کے آرگن "الجمعیۃ" جو "بصیرت افروز مقالہ افتتاحیہ" شائع کیا۔ اور جس کے متعلق تفصیلی طور پر ہم ایک گزشتہ پرچہ میں اظہارِ خیالات کر چکے ہیں۔ اس میں اس اعتراض کے جواب میں۔ کہ "جمعیۃ العلماء کانگرس کا دم چھلا ہے" ایک ہی بات پیش کی گئی ہے۔ چنانچہ لکھا ہے "وُہ کانگرس کے ماتحت کبھی بھی نہ تھی۔ اور نہ ہو سکتی ہے۔ اس حقیقت کا تازہ ثبوت یہ ہے۔ کہ کانگرس نے اب تک سول نافرمانی منسُوخ نہیں کی ہے۔ مگر جمعیۃ العلماء کر چکی ہے۔ لیکن افسوس فتنہ پرور اور غلامی کی دلدادہ طبیعتیں ہر واقعہ سے اندھی بہری ہو جاتی ہیں"۔

اگر "ہند جدید" نے کسی غلط فہمی کی بنا پر یہ لکھدیا تھا۔ کہ جمعیۃ العلماء سول نافرمانی منسوخ کر چکی ہے۔ اور اسے اس نے کانگرس کے ماتحت کبھی نہ ہونے کے ثبوت میں پیش کر دیا تھا۔ تو اخبار "الجمعیۃ" کے متعلق کیا کہا جا سکتا ہے۔ جس نے اصل حقیقت سے خوب اچھی طرح آگاہ ہوتے ہُوئے یہ الفاظ شائع کر دیئے۔ جمعیۃ العلماء کی مجلس عاملہ نے اپنے آئندہ سیاسی مسلک کے متعلق مراد آباد کے جلسہ میں ۲۱ اگست کو "سول نافرمانی کے پروگرام کو جو صدر محترم نے اپنے اختیارات خصُوصی کے ماتحت جاری کیا تھا۔ ملتوی کر دینے۔ اور آئندہ کے لئے ایک عملی پروگرام مرتب کرنے کی غرض سے ایک سب کمیٹی کا تقرر کیا" اور خود اخبار الجمعیۃ نے "آئندہ پروگرام کی تشکیل" کے متعلق "مجلس عاملہ کا اہم فیصلہ" حسب ذیل الفاظ میں شائع کیا:۔

"جمعیۃ عاملہ کا یہ جلسہ مولانا عبدالحق صاحب ڈکٹیٹر دوازدہم جمعیۃ علماء ہند کے اس بیان کی جو انہوں نے ۲۸ اپریل ۱۹۳۳ء مطابق ۵ محرم ۱۳۵۲ھ کو جامع مسجد دہلی کے عظیم الشان جلسہ میں دیا تھا تصدیق کرتا ہے۔ اور مقتضیات احوال و قومی ضروریات پر کامل غور وخوض کرنے کے بعد سول نافرمانی کے اس پروگرام کو جو حضرت صدر محترم نے اپنے اختیار خصُوصی سے جاری فرمایا تھا۔ ملتوی کرتے ہوئے اس امر کی تصریح کرتا ہے۔ کہ جمعیۃ علماء ہند کا سیاسی مسلک تحصیل آزادی و استخلاص وطن کے متعلق آج بھی وہی ہے جس پر وُہ تیرہ سال سے گامزن ہے"۔ (الجمعیۃ ۲۴ اگست)

اس کے علاوہ "الجمعیۃ" نے اس فیصلہ پر اظہار رائے کرتے ہُوئے لکھا:۔

"جہاں تک کہ سول نافرمانی کے گزشتہ پروگرام کو جس پر ڈیڑھ سال سے عمل ہو رہا تھا۔ ملتوی کر دینے کا تعلق ہے۔ اس میں کوئی شک نہیں۔ کہ مجلس عاملہ کا یہ فیصلہ مقتضیات احوال و ضروریات قومی کے عین مطابق ہے"۔ ۴۴

بسم اللہ الرحمن الرحیم

خطبہ جمعہ

مرکزی کارکنوں اور لوکل انجمن کو ضروری ہدایات

از حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

فرمودہ ۲۰ اکتوبر ۱۹۳۳ء

سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا۔

مجھے آج

قادیان کی لوکل انجمن

کے ایک عہدیدار کی طرف سے ایک رقعہ ملا۔ جس میں مجھ سے خواہش کی گئی۔ کہ میں آج کے خطبہ جمعہ میں آنے والے یوم التبلیغ کے متعلق دوستوں کو تحریک کروں ٭

مجھے ہمیشہ تعجب آتا ہے اس بات پر۔ کہ قادیان کی لوکل انجمن کو اور ہمارے

مرکزی دفاتر

کے کارکنوں کو یہ عادت پڑ گئی ہے۔ کہ جہاں کہیں بھی چھت ٹپکتی ہو یا عمارت میں کوئی خلل نظر آتا ہو۔ ان کا پہلا کام یہ ہوتا ہے۔ کہ خلیفہ کی طرف دوڑ کر جائیں۔ اور کہیں آپ اسے کندھا دیجئے۔ جب کوئی تحریک ہو۔ یا کسی کام کے کرنے کا سوال ہو۔ ناظروں کی طرف سے اصرار ہوتا ہے۔ کہ آپ تحریک کریں۔ یا جب لوکل کمیٹی کے متعلق کوئی کام ہوتا ہے۔ تو اس کے عہدہ دار کہتے ہیں۔ آپ لوگوں کو اسکی طرف توجہ دلائیں۔ حالانکہ میں پہلے بھی بتا چکا ہوں۔ کہ اس قسم کا احساس جماعت میں پیدا کرنا اسے

قتل کرنے کے مترادف

ہے۔ گو اس موقعہ کے لحاظ سے جبکہ وہ اعتراض کیا گیا۔ میں اسے صحیح نہیں سمجھتا۔ لیکن اس روح کو میں نے بہت پسند کیا۔ جس کے ماتحت وہ اعتراض کیا گیا ٭

ایک دفعہ

چندہ عام کے متعلق تحریک

ہوئی۔ جسے میری طرف منسوب کیا گیا۔ تو بعض دوستوں کے خطوط آئے۔ کہ ہم سمجھتے ہیں۔ آپ کا نام اس تحریک میں ناجائز طور پر استعمال کیا گیا ہے۔ اس قسم کی عام تحریکوں اور روزانہ کاموں میں

خلیفہ کا نام

استعمال نہیں کرنا چاہیئے۔ گو نازک مواقع پر ضرورت پیش آتی ہے اور اس بات سے انکار نہیں کیا جا سکتا۔ کہ ایسے موقعہ پر جب سلسلہ کے کام میں خلل واقعہ ہونے کا خطرہ ہو۔ خلیفہ کی طرف سے بھی تحریک کی ضرورت ہوتی ہے۔ لیکن جو کام ساری جماعت کر رہی ہو۔ اس کے متعلق مرکزی کارکنوں کا یہ کہنا۔ کہ اس کے لئے مرکزی جماعت کو میں تحریک کروں ٭

دو ہی معنے

رکھ سکتا ہے۔ ایک تو یہ کہ نعوذ باللہ قادیان منافقوں کی بستی ہے اس میں ایسے لوگ رہتے ہیں۔ کہ جب تک انہیں کسی کام کے لئے خلیفہ خود نہ کہے گا۔ وہ کچھ نہ کریں گے۔ یا پھر قادیان کی جماعت پر خطرناک حملہ کیا جاتا ہے۔ پس یا تو

لوکل جماعت کے عہدہ دار

بجائے جماعت کی عزت کی حفاظت کرنے کے اس کی تذلیل کرتے ہیں۔ یا پھر واقعہ میں قادیان میں اتنے منافق جمع ہو گئے ہیں۔ کہ سوائے اس کے کہ میرے مونہہ سے کوئی بات نکلے۔ کوئی تحریک کامیاب ہی نہیں ہو سکتی۔ جب کوئی کام کرنے کا موقعہ آتا ہے۔ میرے پاس اس قسم کی چٹھیاں آنی شروع ہو جاتی ہیں۔ کہ آپ تحریک کریں۔ مثلاً چندہ کرنا ہو۔ تو کہتے ہیں۔ آپ لوگوں سے کہیں۔

تبلیغ احمدیت کے متعلق

تحریک کرنی ہو۔ تو کہتے ہیں۔ کہ آپ کہیں اگر جماعت میں یہ بات نہیں کہ اس پر میری بات کے سوا کسی کی بات کا اثر نہیں ہوتا۔ اور وہ کسی کارکن کی بات ماننے کے لئے تیار نہیں ہو سکتی۔ تو پھر ہر بات کے لئے مجھ سے تحریک کرانا

نہایت خطرناک حملہ

ہے ان لوگوں پر۔ جن کا اخلاص اسے برداشت نہیں کر سکتا۔ کیونکہ اس کے معنے یہ ہیں۔ کہ مخلص احباب کو منافق اور بزدل قرار دیا جاتا ہے۔ یہ صحیح ہے۔ کہ کچھ

بزدل لوگ

بھی مرکز میں آ جاتے ہیں۔ وہ چونکہ باہر مخالفین کا مقابلہ نہیں کر سکتے اس لئے تکالیف سے بچنے کے لئے آ جاتے ہیں۔ مگر مرکز میں ان کی کثرت نہیں ہونی چاہیئے۔ اور نہ خدا تعالیٰ کے فضل سے ان کی کثرت ہے۔ جو لوگ ایسے ہوں۔ ان کو نظر انداز کر دینا بہتر ہے بہ نسبت اس کے کہ خلیفہ کو ایسی تحریکات میں لایا جائے۔ اگر

قادیان اور اس کے ارد گرد

سو ڈیڑھ سو منافق ہوں۔ تو ان کو چھوڑ دینا بہتر ہے۔ بہ نسبت اس کے کہ خلیفہ سے انہیں کہلایا جائے۔ اور اس سے تحریک کرائی جائے۔ اس کے متعلق تحریروں میں تو میں نے کئی بار کہا ہے اور شائد خطبہ میں بھی کہا ہے۔ لوکل کارکنوں اور مرکزی کارکنوں کو خود کام کرنا چاہیئے۔ اور اگر کوئی شخص کام نہیں کر سکتا۔ تو اسے وہ عہدہ چھوڑ دینا چاہیئے۔ اور دوسروں کو کام کرنے کا موقعہ دینا چاہیئے۔ اگر

لوکل جماعت میں اخلاص

ہے۔ اور وہ دینی کاموں میں حصہ لینا اپنا فرض سمجھتی ہے۔ تو اس کے لئے خلیفہ سے کہنا۔ کہ وہ اسے تحریک کرے۔ اس کے یہ معنی ہیں۔ کہ انجمن کے کارکن خود کچھ کام کرنا نہیں چاہتے۔ اور اپنا کام خلیفہ سے کرانا چاہتے ہیں۔ یا پھر خدانخواستہ منافقوں کی کثرت ہے۔ اس لئے مجھ سے تحریک کرنے کے لئے کہا جاتا ہے۔ میں یہ

دونوں باتیں

پسند نہیں کرتا۔ مجھے نہ تو یہ بات پسند ہے۔ کہ عہدہ دار منافق ہوں۔ وہ کام تو خود نہ کریں۔ اور دوسروں سے کرا کر اسے اپنا کام قرار دیں نہ یہ پسند ہے۔ کہ یہاں منافقین ہوں۔ ہماری کوشش یہ ہونی چاہیئے کہ قادیان میں منافق نہ پائے جائیں۔ ان کا وجود باہر برداشت کیا جا سکتا ہے۔ لیکن قادیان میں برداشت نہیں کیا جا سکتا۔ قرآن کریم میں خدا تعالیٰ فرماتا ہے۔ رسول کے پاس منافق آئے۔ کہ لڑائی میں شریک ہونے کی اجازت دیدیں۔ آپ نے اجازت دے تو دی مگر اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے تو نے کیوں انہیں اجازت دی۔ ہم

مومنوں اور منافقوں میں امتیاز

کرنا چاہتے ہیں۔ اگر ہر کام کی تحریک خلیفہ سے کرائی جائے۔ تو بھی مومن اور منافق میں امتیاز نہیں ہو سکتا۔ ہمیں مومنوں اور منافقوں

کا امتیاز ظاہر کرنا چاہیئے۔ جب باہر کے لوگ ایک کام اپنے کارکنوں کی تحریک پر کر سکتے ہیں۔ تو یہاں کے لوگ وہی کام کارکنوں کے کہنے پر کیوں نہیں کر سکتے۔ انہیں بھی اسی طرح وہ کام کرنا چاہیئے اگر یہاں

کام کرنے والوں کے لئے

حلقہ وسیع ہے۔ اور ایک کارکن سارے حلقہ میں کام نہیں کر سکتا۔ تو زیادہ آدمی مقرر کر دیئے جائیں۔ اول تو یہاں کی کثرت کے مقابلہ میں آسانیاں بھی زیادہ میسر ہیں۔

جمعہ کے دن

ساری جماعت کے لوگ ایک جگہ جمع ہوتے ہیں۔ خطبہ جمعہ سے پہلے یا نماز جمعہ کے بعد ان میں بآسانی تحریک کی جا سکتی ہے پھر

مختلف محلوں کی مساجد

ہیں۔ جہاں ہر محلہ کے لوگ نماز کے اوقات میں جمع ہوتے ہیں۔ ان مساجد میں جا کر تحریک کی جا سکتی ہے۔

غرض یہاں اگر کام وسیع ہے۔ تو کام کرنے کے وسائل بھی وسیع ہیں۔ باہر کی جماعتوں کے لوگ جمعہ کے دن ہی جمع ہو سکتے ہیں۔ اور اس دن بھی بعض ملازم رخصت نہ ملنے کی وجہ سے نہیں آ سکتے۔ اس لئے وہاں تحریک کرنے میں مشکل پیش آتی ہے لیکن یہاں کا کارکن جمعہ کے علاوہ ہر محلہ کی مسجد میں جا کر بھی جو تحریک کرنا چاہے کر سکتا ہے۔ وہ صبح کی نماز کے وقت ایک محلہ میں چلا جائے اور وہاں تحریک کرے۔ پھر ظہر کی نماز دوسرے محلہ میں جا کر پڑھے اور وہاں تحریک کرے۔ عصر کی نماز تیسرے محلہ میں جا کر پڑھے اور وہاں تحریک کرے۔ اسی طرح مغرب کی نماز چوتھے محلہ کی مسجد میں پڑھنے کے بعد وہاں تحریک کر سکتا ہے۔ اور عشاء کی نماز کے وقت پانچویں محلہ کی مسجد میں تحریک کی جا سکتی ہے۔ اس طرح وہ ایک دن میں کام کر سکتا ہے۔ اور اگر ایک دن میں کام ختم نہ ہو۔ تو دوسرے دن کر سکتا ہے۔ مگر یہ نہیں۔ کہ کارکن خود تو کام نہ کرے۔ اور ہر کام کا انحصار خلیفہ پر رکھ کر جماعت کو ایسی بات کا عادی بنائے جو نہایت مضر ہے۔

یہ

قانون قدرت

ہے۔ کہ جس طاقت کو بار بار استعمال کیا جائے۔ اس کی عادت ہو جاتی ہے۔ اور پھر اس سے کم طاقت کا اثر نہیں ہوتا۔ ڈاکٹر لکھتے ہیں۔ جو لوگ معدہ کی تقویت کے لئے دوائیں استعمال کرتے رہتے ہیں ان کا معدہ خراب ہو جاتا ہے۔ اور انہیں زیادہ سے زیادہ طاقت کی دوا استعمال کرنے کی ضرورت رہتی ہے۔ اسی طرح دوسرے کاموں میں ہوتا ہے۔ مثلاً

تبلیغ کا دن

ہے۔ اس کے لئے جب تک خلیفہ نہ کہے۔ اگر کوئی نہ جائے۔ تو اس طرح اس بات کی لوگوں کو عادت ہو جائے گی۔ کہ ہر بات خلیفہ ہی کہے۔ تب اس پر عمل کریں۔ اور یہ جماعت کو معطل کر دینے والی بات ہے۔ یہی حال دوسری تحریکوں کا ہے۔ جن کے متعلق خلیفہ سے کہا جاتا ہے۔ کہ لوگوں کو عمل کرنے کے لئے کہے۔ اس کا نام تو تحریک رکھا جاتا ہے۔ مگر دراصل کارکن اپنی

غفلت اور سستی

کو اس کے نیچے چھپاتے ہیں۔ کوشش یہ ہونی چاہیئے۔ کہ اس قسم کے اعلانات سے خلیفہ کی ذات علیحدہ رہے۔ سوائے ان کے

روحانی اور دینی تحریکات

کے۔ جو خلیفہ کے دل میں پیدا ہوں۔ اور جن پر وہ جماعت سے عمل کرانا چاہے۔ اسی اصل کے ماتحت ناظروں کو کام کرنا چاہیئے۔ اور اسی اصل کے ماتحت لوکل انجمن کے کارکنوں کو بھی۔ پس بجائے اس کے کہ میں یوم التبلیغ کے متعلق تحریک کروں۔ گو ضمنی طور پر میرے یہ کہنے سے بھی تحریک تو ہو جائے گی۔ میں

اظہار افسوس

کرتا ہوا یہ کہتا ہوں۔ کہ یہ طریق غلط ہے۔ قادیان کے لوگوں کو اپنے عمل سے ثابت کرنا چاہیئے۔ کہ وہ

زندہ جماعت

ہے۔ اور دوسروں سے بڑھ کر اس میں زندگی پائی جاتی ہے۔

(اتفاقاً اس وقت میری نظر پڑ گئی ہے۔ جنہوں نے مجھے رقعہ لکھا تھا۔ کہ میں یوم التبلیغ کے متعلق تحریک کروں۔ وہ خود اب اڈھائی بجے آئے ہیں۔ گویا میری تحریک کے دوسرے تو محتاج ہیں لیکن وہ نہیں۔ اور میری تحریک

دوسروں کے لئے

تھی۔ ان کے لئے نہ تھی۔ آج خطبہ جمعہ جلدی بھی شروع نہیں ہوا۔ کہ وہ موقعہ پر آنے سے رہ گئے ہوں۔ بلکہ دیر سے شروع ہوا ہے۔ پچھلے جمعہ کی طرح اگر پہلے شروع ہوتا۔ تو اس وقت تک ختم ہو کر نماز بھی شروع ہو گئی ہوتی) بے شک مومن کے کاموں میں چستی ہونی چاہیئے۔ اور ایسے ذرائع استعمال کرنے چاہیں۔ کہ لوگوں میں غفلت اور سستی پیدا نہ ہو۔ یہ بھی یاد رکھنا چاہیئے۔ ہزاروں دفعہ

غفلت چستی کا موجب

بن جاتی ہے۔ اس لئے بعض دفعہ بعض لوگوں کی غفلت برداشت کر لینی چاہیئے۔ وہ غفلت ہی ان کی چستی کا باعث بن سکتی ہے۔ مثلاً یہی یوم التبلیغ ہے ہو سکتا ہے۔ کہ بعض لوگ اس دن تبلیغ کے لئے نہ جائیں۔ مگر ان کی وجہ سے کونسی ایسی برکتیں نازل ہونی تھیں۔ کہ ان کے ذریعہ ہزاروں لوگ احمدی ہو جاتے۔ ایسا منحوس شخص جو ایک دن بھی تبلیغ کے لئے نہیں نکل سکتا۔ وہ اگر مجبور کرنے پر نکلے بھی۔ تو اس کی زبان میں کیا اثر ہو سکتا ہے۔ جس کے سپرد اتنا بڑا کام ہو۔ کہ اسنے مسیح موعود کا پیغام دوسروں کو پہنچانا ہو۔ اس مسیح موعود کا جسے گزشتہ انبیاء نے سلام کہا۔ وہ اگر اپنے فرض کو نہ پہچانے اور تبلیغ کے لئے نہ جائے۔ تو کونسی ایسی برکت ہو سکتی ہے۔ کہ ایسے لوگوں کے تبلیغ کے لئے نکلتے ہی خدا تعالےٰ فرشتوں کو حکم دے دے کہ یہ بڑے بابرکت لوگ ہیں۔ اب تم برکت نازل کرنا شروع کر دو۔ ایسے لوگ نہ نکلیں۔ تو کیا حرج واقعہ ہو سکتا ہے لیکن جو

اخلاص کے ساتھ

جانیوالے ہوتے ہیں۔ میری طرف سے تحریک ہونے پر ان کا اخلاص بھی دب جاتا ہے۔ پھر اس بات میں کیا فرق رہا۔ کہ کوئی زور دینے کی وجہ سے گیا۔ یا خوشی سے گیا۔ منافق وہ نہیں ہوتا۔ جس میں ایمان نہ ہو بلکہ وہ ہوتا ہے۔ جس میں

ناکمل ایمان

ہوتا ہے۔ اور ناکمل ایمان بھی بات سننے اور عمل کرنے پر آمادہ کر سکتا ہے۔ اور میرے کہنے پر ایسے لوگوں کو بھی کچھ نہ کچھ حصہ لینا پڑتا ہے۔ حالانکہ اگر وہ تبلیغ نہ کرتے۔ اور جب مخلص آکر حالات سناتے کہ ہمیں لوگوں نے مارا۔ یا گالیاں دیں۔ تکالیف پہنچائیں۔ اور یہ سب کچھ ہم نے

خدا تعالےٰ کے لئے

برداشت کیا۔ تو منافقوں کو اپنا نفاق دور کرنے کا موقع مل جاتا۔ اور دوسری دفعہ وہ خدا تعالےٰ کی رضا حاصل کرنے کے لئے خود بخود

تبلیغ کے لئے

جاتے۔ مگر اب یہ نہ ہو سکے گا۔

آئندہ

کارکنوں کو

خواہ وہ مقامی ہوں۔ یا بیرونی اس بات کا خیال رکھنا چاہیئے۔ کہ ہر تحریک میں اتنی شدت نہ پیدا کی جائے۔ کہ لوگوں کو اس کی عادت ہو جائے۔ شدید نیکی بھی عادت بن جاتی ہے۔ اور شدید برائی بھی۔ چند دن اگر کوئی شخص

شدید خشوع وخضوع

پیدا کرے۔ تو پھر یہ اس کی عادت بن جائے گی۔ شدید زہر کی بھی عادت پڑ جاتی ہے۔ دیکھو گوبھی کھانے والے کو اس کی عادت نہیں پڑتی۔ وجہ یہ کہ اس میں شدت نہیں ہوتی۔ لیکن افیم کھانے والے کو عادت ہوتی ہے۔ کیونکہ افیم میں ایک قسم کی شدت ہوتی ہے۔ انبیاء اور خدا تعالےٰ کا قول بھی شدت والا ہوتا ہے۔ یہی وجہ ہے۔ کہ خدا تعالےٰ روز روز الہام نازل نہیں کیا کرتا۔ کیونکہ اس کی بھی عادت ہو جاتی ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جو یہ تحریر فرمایا ہے۔ کہ:۔

"تمہارے لئے دوسری قدرت کا دیکھنا بھی ضروری ہے۔ اور اس کا آنا تمہارے لئے بہتر ہے۔ کیونکہ وہ دائمی ہے۔ جس کا سلسلہ

قیامت تک منقطع نہیں ہوگا۔ اور وہ دوسری قدرت نہیں آسکتی جب تک میں نہ جاؤں۔ لیکن میں جب جاؤں گا۔ تو پھر خدا اس دوسری قدرت کو تمہارے لئے بھیج دے گا جو ہمیشہ تمہارے ساتھ رہے گی۔"

اس کی وجہ بھی یہی ہے۔ کہ شدت والی چیز کی عادت ہو جاتی ہے جو چونکہ شدت پیدا کرتا ہے۔ اس لئے اسے ہمیشہ نہیں رکھا جاتا۔ پھر اگر الہام والی بات کے ہی ماننے کی عادت پڑ جائے۔ تو پھر کوئی اور بات ہی نہ سنے۔ اور پھر زیادہ شدت والے الہام کی بات مانی جائے۔ عام الہام کی طرف توجہ نہ کی جائے۔ تو ہر شدت کی عادت ہو جاتی ہے حضرت مسیح موعود علیہ السلام سناتے تھے۔ کہ بعض لوگوں کو سنکھیا کھانے کی عادت ہو جاتی ہے۔ تو وہ اتنا اتنا سنکھیا کھا جاتے ہیں۔ جس سے کئی آدمی مر جائیں۔ حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ سناتے تھے۔ کہ دہلی کا ایک شہزادہ بھاگ کر ایک راجہ کے پاس گیا۔ تو اس نے افیون کی گولیوں کی تھالی بھر کر سامنے رکھ دی۔ شہزادہ کو افیون کھانے کی عادت نہ تھی۔ اس نے انکار کرنا چاہا لیکن وزیر نے بتایا۔ کہ اس طرح راجہ صاحب ناراض ہو جائیں گے۔ اور تھالی رکھ لی۔ اور خود ساری گولیاں کھا گیا۔ کیونکہ اسے افیون کھانے کی عادت تھی۔ تو

ہر شدید چیز کی عادت

ہو جاتی ہے۔ اس لئے ہر موقعہ پر شدید احساس پیدا کرنا

قوم کے لئے مضر

ہوتا ہے ہمیشہ عام کاموں کے لئے چھوٹے ذرائع سے کام لینا چاہیئے اور آہستگی سے کام کرنا چاہیئے۔ کارکنوں کو چاہیئے۔ کہ خود کام کریں۔ اور اگر بعض لوگ کمزوری دکھائیں۔ تو اس سے ڈرنا نہیں چاہیئے۔ بلکہ ان کے نام نوٹ کر لینے چاہئیں۔ اور پھر ان کی

اصلاح کی کوشش

کی جائے۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانہ میں بھی منافق تھے۔ پھر ان کی اصلاح ہوتی گئی۔ ایک حدیث میں آتا ہے۔ کہ حذیفہؓ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے

منافقوں کا حال

پوچھتے رہتے تھے۔ ایک صحابی کہتے۔ کہ میں تو حذیفہؓ کو دیکھتا رہتا جس کا وہ جنازہ پڑھتے۔ اس کا میں بھی پڑھ لیتا۔ ورنہ نہ پڑھتا۔ حذیفہؓ نے رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وقت جن منافقوں کے نام سنے تھے۔ ان کو یاد رکھا۔ حالانکہ انہوں نے بعد میں اصلاح کر لی تھی۔ تو منافق کی بھی اصلاح ہو جاتی ہے۔ اور اسے اپنی

اصلاح کا موقعہ

ملنا چاہیئے۔ ہر تحریک اتنی شدید نہ ہونی چاہیئے۔ کہ منافق کا پتہ نہ لگ سکے۔ اور اس کا علاج نہ کر سکیں۔ پس میں بجائے یوم التبلیغ کے متعلق تحریک کرنے کے ایسی بات کی تحریک کرتا ہوں۔ کہ مقامی کارکن عام باتوں کی تحریک کے لئے مجھ سے نہ کہا کریں۔ کیونکہ یہ جماعت سے دشمنی ہے۔ جماعت کی خیر خواہی نہیں۔

مہدی معہود کی جماعت ہی احمدی کہلا سکتی ہے

سہارنپور کے ایک نوزائدہ اخبار "برہم" مجریہ ۲۱ ستمبر ۱۹۳۳ء نے ایک مضمون بعنوان "احمدی یا غلام احمدی" لکھا ہے۔ جس میں یہ قرار دیا ہے۔ کہ حضرت مرزا غلام احمد علیہ الصلوٰۃ والسلام کی صداقت پر ایمان لانے والوں کو احمدی نہیں۔ بلکہ غلام احمدی کہنا چاہیئے۔ اور دلیل یہ دی ہے۔ کہ "ہمارے سرکار کے نام محمدؐ (مصطفےٰ) اور احمدؐ (مجتبیٰ) ہیں ہم ہی احمدی اور محمدی کہلائے جانے کے مستحق ہیں۔ کسی بزرگ کے سرکار کا نام اگر غلام احمد ہے۔ تو وہ اپنے کو غلام احمدی کیوں نہ کہے اور کیوں ہمارا نام چھین کر ہماری دل آزاری روا رکھے۔"

اس کے متعلق گزارش ہے۔ کہ حضرت مرزا صاحب نے اپنی جماعت کا نام احمدی تجویز فرمایا ہے اور جب حضورؑ نے اپنی جماعت کا ایک نام مقرر فرما دیا ہے۔ تو کسی اور کو حق حاصل نہیں۔ کہ اس نام کو بدلنے کی کوشش کرے۔ مثلاً اگر کوئی شخص اپنے لڑکے کا نام عبدالرحمٰن تجویز کرتا ہے۔ تو کسی کو کیا حق ہے۔ کہ اس کو بجائے عبدالرحمٰن کے عبدالقادر کے نام سے موسوم کرے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اپنے ماننے والوں کی جماعت کا نام تجویز کرتے ہوئے تحریر فرماتے ہیں:۔

"وہ نام جو اس سلسلہ کے لئے موزوں ہے۔ جس کو ہم اپنے لئے اور اپنی جماعت کے لئے پسند کرتے ہیں۔ وہ نام مسلمان فرقہ احمدیہ ہے۔ اور جائز ہے۔ کہ اس کو احمدی مذہب کے مسلمان کے نام سے بھی پکارا جائے۔"

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام یہ نام تجویز فرماتے ہوئے اس کی وجہ یہ نہیں فرماتے ہیں۔ کہ آپ اپنے نام پر یہ نام رکھ دیتے ہیں بلکہ فرماتے ہیں۔ "اس فرقہ کا نام مسلمان فرقہ احمدیہ اس لئے رکھا گیا ہے۔ کہ ہمارے نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دو نام تھے۔ ایک محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم دوسرا احمد صلے اللہ علیہ وسلم"

اس سے ظاہر ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنی جماعت کا نام احمدی اس بناء پر رکھا ہے۔ کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا نام احمد بھی ہے۔ پس جماعت احمدیہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذات والاصفات سے نسبت کے اظہار کے لئے احمدی کہلاتی ہے۔ اور کسی کو یہ حق حاصل نہیں ہے۔ کہ اس کا نام اس سے چھین کر اپنے اوپر چسپاں کرنے کی کوشش کرے۔ اور جماعت احمدیہ کے اس نام کو بدلنا چاہے۔ اخبار "برہم" نے لکھا ہے۔ "ہمارے سرکار کے نام محمد (مصطفےٰ) اور احمد (مجتبیٰ) ہیں ہم ہی محمدی اور احمدی کہلائے جانے کے مستحق ہیں۔" لیکن جب جماعت احمدیہ بھی رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اپنی سرکار سمجھتی ہے۔ اور نہ صرف زبان سے اس کا اقرار کرتی ہے بلکہ دن رات اس کوشش میں مصروف ہے۔ کہ ساری دنیا آپ کو اپنی سرکار یقین کر لے۔ آپ کے فیوض اور برکات سے مستفیض ہو۔ اور آپ نے خدا تعالےٰ کی رضا اور اس کا قرب حاصل کرنے کے لئے جو طریق بتایا ہے۔ اسے اختیار کر لے۔ تو کیوں اسے آپ کے اسم احمد کی طرف اپنے آپ کو منسوب کرنے کا حق حاصل نہیں ہے۔

خود ایڈیٹر صاحب "برہم" کو ہماری ان سرگرمیوں کا اعتراف ہے۔ جو اسلام کو دنیا میں خدا تعالےٰ کا سچا دین ثابت کرنے اور رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ارفع و اعلےٰ شان اور آپ کی صداقت کے اظہار کے لئے کی جا رہی ہیں۔ اور اس کے مقابلہ میں اپنی اور ان لوگوں کی جنہیں احمدی نام کا اصل مستحق قرار دیتے ہیں۔ غفلت کا اقرار کرتے ہیں۔ چنانچہ تحریر فرماتے ہیں۔ "ایڈیٹر برہم" آپ کی جماعت کے تبلیغی احسانات کو جو ہم پچھلے اور اصلی احمدیاں کے غافل ہو جانے سے کئے گئے دل کی نظر سے دیکھتا ہے۔ اور آپ سب کا بیحد شکر گزار ہے"

اس صورت میں وہ خود ہی غور فرمائیں۔ کہ ان لوگوں کو جنہیں رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تعلیم آپ کے ارشادات اور آپ کے اسوۂ حسنہ سے غافل ہو جانے کا خود اعتراف ہے۔ جو اپنے اعمال اور افعال سے رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے وابستگی کا اظہار کرنے اور آپ کو اپنی سرکار قرار دینے کی بجائے آپ سے علیحدگی اور بے تعلقی کا عملی ثبوت پیش کر رہے ہیں۔ انہیں سچے احمدی کہلانے کا حق ہے۔ یا انہیں جن کی تبلیغی سرگرمیوں کے وہ خود معترف ہیں۔ اگر رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے غافل ہو جانے والے لوگوں کو صرف نام کے طور پر آپ کے اسم احمد کی طرف اپنے آپ کو منسوب کرنے کا حق ہے۔ تو جماعت احمدیہ جو اپنے اعمال سے آپ کی غلامی کا ثبوت پیش کر رہی۔ اور آپ کے اسم احمدؐ کی شان کا اظہار کر رہی ہے۔ بدرجہ اولیٰ اس بات کی مستحق ہے۔ کہ اپنے آپ کو احمدی کہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اسی حقیقت کو واضح کرتے ہوئے تحریر فرماتے ہیں۔

"آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے بعثت اول کا زمانہ ہزار پنجم تھا۔ جو اسم محمد کا مظہر تجلی تھا۔ یعنے یہ بعثت اول جلالی نشان ظاہر کرنے کے لئے تھا۔ مگر بعثت دوم جس کی طرف آیت کریمہ وَآخَرِينَ مِنْهُمْ لَمَّا يَلْحَقُوا بِهِمْ میں اشارہ ہے۔ وہ مظہر تجلی اسم احمد ہے۔ جیسا کہ آیت وَمُبَشِّرًا بِرَسُولٍ يَأْتِي مِنْ بَعْدِي اسْمُهُ أَحْمَدُ اس کی طرف اشارہ کر رہی ہے۔ اور اس آیت کے یہی معنے ہیں۔ کہ مہدی معہود جس کا نام آسمان پر مجازی طور پر احمد ہے جب مبعوث ہوگا۔ تو اس وقت وہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم جو حقیقی طور پر اس نام کا مصداق ہے۔ اس مجازی احمدؐ کے پیرایہ میں اپنی جمالی تجلی ظاہر فرمائے گا۔ یہی وہ بات ہے۔ جو اس سے پہلے میں نے ازالۂ اوہام میں لکھی تھی۔ یعنی میں اسم احمد میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا شریک ہوں۔" (تحفہ گولڑویہ صفحہ ...) پس چونکہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم اسم احمد کی تجلی حضرت مسیح موعود و مہدی معہود کے ذریعہ ظاہر ہو رہی ہے۔ اس لئے آپ کی جماعت ہی احمدی کہلانے کی مستحق ہے۔ اگر ایڈیٹر صاحب برہم اور ان کے ہم خیال لوگ احمدی کہلانا چاہتے ہیں۔ تو انہیں چاہیئے۔ کہ جس غفلت میں وہ مبتلا ہیں۔ اور جس کا خود انہیں اقرار ہے۔ اُسے ...

ایڈیٹر صاحب "ریاست" کی نسبت

خواجہ حسن نظامی صاحب کا بیان

سردار دیوان سنگھ صاحب جن کو میں نے مفتون لقب دیا تھا۔ جو دہلی کے ایک اردو اخبار کے ایڈیٹر ہیں۔ جن کی ادبی و اخباری زندگی میری آستین میں پلی ہے۔ جن کی اخبار نویسی کا مجھ کو سرغنہ سمجھا جاتا تھا۔ جن کی دوستی کی خاطر میں ہر قسم کی غلط بیانیوں اور الزامات کو برداشت کرتا رہتا تھا۔ اور جن کے اخبار ریاست کو میرا اخبار سمجھا جاتا تھا، چند اسلامی حکومتوں کی حمایت کے سبب مجھ سے ناراض ہو گئے ہیں۔ اور چند مہینے سے میرے خلاف اشارہ و کنایہ میں لکھتے رہتے ہیں۔ اور اس ہفتہ انہوں نے اپنے اخبار کو محض میری ہجو میں وقف کر دیا ہے۔

میری وضع کے خلاف ہے اور میں اس کو اسلامی ظرف کے خلاف سمجھتا ہوں۔ کہ اپنی ان خدمتوں کو ظاہر کروں جو میں نے سردار صاحب کی حمایت و حفاظت و اعانت میں انجام دیں لیکن جن اسباب کی بنیاد دیوان کو غصہ آیا ہے ان کو میں ہندو مسلمان اخبار نویسوں اپنے اور ان کے دوستوں کی معلومات اور منصفانہ فیصلہ کے لئے لکھتا ہوں۔ کیونکہ میں سردار صاحب کے حملوں کا جواب دینا پسند نہیں کرتا۔ سردار صاحب ظاہر یہ کرتے ہیں۔ کہ وہ ہندوستانی ریاستوں کی اصلاح و حمایت اور والیان ریاست کی بداخلاقیوں کا پردہ فاش کرنا اور دیسی ریاستوں کا نیست و نابود کر دینا ملک کی خدمت سمجھتے ہیں۔ اس لئے وہ ہمیشہ دیسی ریاستوں کے خلاف لکھتے رہتے ہیں لیکن درحقیقت ان کا عمل اس کے خلاف ہے۔ کیونکہ بعض ریاستوں کے برے اعمال کو وہ اچھا دکھانے کی کوشش کرتے ہیں اور جو ریاستیں ان کو کچھ نہیں دیتیں ان کے خلاف بالکل غلط اور بے اصل الزامات لگاتے رہتے ہیں اور بہت بے تعصب اور لامذہب ظاہر ہونا چاہتے ہیں لیکن وہ مسلمان ریاستوں اور مسلمان لیڈروں اور مسلمان اخباروں کو ذلیل کرنے میں کوئی دقیقہ باقی نہیں رکھتے۔ سابق مہاراجہ نابھہ کے پوشیدہ و ظاہر اعمال کو وہ اچھی طرح جانتے تھے۔ مگر ان کے خلاف کبھی کچھ نہیں لکھا۔ اسی طرح اور بہت سے غیر مسلم راجہ ہیں جن کے اعمال پر وہ پردہ ڈالتے ہیں۔ مگر اعلیٰ حضرت حضور نظام اور نواب بھوپال اور نواب صاحب رام پور اور افغانستان کے بادشاہ محمد نادر شاہ وغیرہ کے خلاف وہ نہایت جھوٹے اور دل آزار اور ہتک آمیز بیانات شائع کرتے رہتے ہیں تاکہ گنتی کی چند مسلمان ریاستیں جو ہندوستان میں باقی رہ گئی ہیں اور پڑوس کی مسلمان حکومت افغانستان نوجوانوں کی نظروں سے گر جائیں۔ اور مسلمان قومیت اور مسلمانوں کی عزت و آبرو اس ملک میں تباہ و برباد ہو جائے۔ پس یہ بنیادی وجہ اس اختلاف کی ہے جو میرے اور سردار صاحب کے درمیان عرصہ سے چلا آتا تھا۔ اور جس کی اصلاح کی سعی میں اندر ہی اندر کرتا رہتا تھا۔

چند ماہ کا ذکر ہے کہ اخبار انقلاب لاہور نے ایک نوٹ شائع کیا۔ جس میں یہ لکھا کہ "دہلی میں چند ایسے اخباروں کا جتھا ہے جو ریاستوں کے خلاف اور موافق لکھ کر روپیہ حاصل کرتا ہے اور باہم تقسیم کر لیتا ہے"۔ چونکہ ریاستوں اور برٹش انڈیا کے بعض مقامات پر یہ بدگمانیاں تھیں کہ اس جتھے کا سرغنہ حسن نظامی ہے اس لئے میں نے اپنے روزنامچہ میں انقلاب کے الزام کی تردید کر دی اور محض اشارہ اور کنایہ میں اصل حقیقت کو کسی کا نام لئے بغیر ظاہر کیا۔ اس پر سردار صاحب نے ایک نوٹ شائع کیا کہ "جو اخبار ریاستوں سے جبریہ وصول کرتے ہیں وہ تھانہ دار ہیں اور جو خوشامد کر کے لیتے ہیں وہ میراثی ہیں"۔

میں نے اور واقف کار لوگوں نے سمجھا اور ٹھیک سمجھا کہ سردار صاحب اپنے آپ کو تھانہ دار کا کام اور میرے کام کو میراثی کا کام کہتے ہیں اس لئے میں نے اس نوٹ کا جواب روزنامچہ میں شائع کر دیا۔ اس کے بعد سردار صاحب نے رام پور کی مخالفت میں لکھا کہ "نواب کے کرایہ کے ٹٹو ان کی حمایت کر رہے ہیں" مگر میں نے اس کا جواب نہیں دیا۔ اور سردار صاحب نے بار بار یہ لفظ مختلف مضامین میں استعمال کیا۔ جو محض میری توہین کی نیت سے تھا۔ اس کے بعد میں نے ملتوی شدہ اخبار "عادل" جاری کیا اور اس میں "شبان المسلمین" الہ آباد کے ایک جلسہ کی کیفیت شائع ہوئی۔ جو سردار صاحب اور ان کے اخبار کے خلاف ہوا تھا۔ اور دو لیڈر بھی "عادل" میں شائع ہوئے۔ جن میں بلیک میلنگ کرنے والے اخباروں کی مذمت تھی، اور روزانہ اخبار ملت دہلی کا ایک نوٹ بھی شائع ہوا۔ جو سردار صاحب کے اخبار کے خلاف تھا۔

نواب صاحب رام پور کی بہن اور چند قرابت دار دہلی میں آئے ہوئے ہیں۔ اس موقع پر سردار صاحب رام پور کے خلاف دل آزار مضامین شائع کر رہے ہیں۔ اور نواب صاحب کی اور ان کے خاندان کی خانہ جنگی کو بڑھانے کی رات دن کوشش ہو رہی ہے۔ تاکہ اسلامی ریاست رام پور بدنام ہو اور اس میں انقلاب پیدا ہو، اور یوپی کے مسلمانوں کی مایہ ناز ریاست تباہ ہو جائے۔ سالہا سال تک میں نے اندر ہی اندر اصلاح کی کوشش کی۔ مگر اس میں مجھے کامیابی نہ ہوئی تو میں نے اپنے مذہب اور اپنی تہذیب کی محبت کے سبب اور اپنی ذات کو غلط باتوں اور غلط الزامات سے بچانے کے لئے ضروری سمجھا۔ کہ روزنامچہ اور "عادل" کے ذریعہ اس راز کو ظاہر کر دوں۔ جس کے سبب دہلی کے سب اخبار والے بدنام ہو رہے ہیں اور جس سے دہلی کی آبرو پر حرف آ رہا ہے۔

اگرچہ جاننے والے اس کے بغیر بھی جانتے ہیں۔ کہ سردار دیوان سنگھ صاحب اور مسٹر پلے کے سوا دہلی کا کوئی اخبار نویس اس شریف پیشہ میں آلودہ نہیں ہے۔ سردار دیوان سنگھ صاحب نے اپنے تازہ پرچہ میں میری نسبت جو کچھ لکھا ہے میں اس سے مشتعل نہیں ہوا۔ جب وہ پٹیالہ کیس میں گرفتار ہوئے تھے۔ اور میں نے اور مسٹر ساہنی ایڈیٹر ہندوستان ٹائمز اور مسٹر کوہلی منیجر ہندوستان ٹائمز اور ایڈیٹر صاحب تیج اور سوامی راما نند جی نے مل کر کوشش کی۔ اور رات کو مسٹر لوئس سے مل کر ان کو حراست سے چھڑایا۔ تو صبح سردار صاحب نے مجھ سے کہا تھا۔ کہ مسٹر ساہنی کے پاس جو یہ نئی موٹر ہے وہ ابھی پٹیالہ نے ان کو دی ہے۔ اس لئے مقدمہ کی جواب دہی کے لئے جو تجویزیں وہ بتا رہے ہیں وہ پٹیالہ کے لئے مفید ہیں۔ میرے لئے مفید نہیں ہیں اور ایڈیٹر تیج کو بھی پٹیالہ سے توقعات ہیں اس لئے ان کے مشورہ پر بھی بھروسہ کرنا مشکل ہے۔ میں یہ بات سن کر حیران رہ گیا کہ جن لوگوں نے اپنے آپ کو خطرہ میں ڈال کر اس شخص کو قید سے چھڑایا ان کی نسبت شبہ کیسے پست کیرکٹر کی علامت ہے۔

بہر حال میں یہ بیان اخبارات کو بھیج کر ان کا انصاف چاہتا ہوں۔ اور سردار صاحب اور ان کے اخبار سے لڑنا اپنی تہذیب اور وضعداری کے خلاف تصور کرتا ہوں۔ اور اسی لئے میں نے "عادل" اور "روزنامچہ" میں سردار صاحب کا جواب شائع کرنے کی ممانعت کر دی ہے۔ البتہ چونکہ دیسی ریاستوں کا باقی رہنا میرے عقیدہ میں ہندوستان کے لئے ضروری ہے کیونکہ وہ ہمارے قدیمی طرز حکومت کی یادگار ہیں۔ اس لئے ان کی حمایت کے سلسلہ میں کوئی بھی ہو۔ اس کا مقابلہ کرنا میرا فرض ہے اور اس کے واسطے میں ہر طرح مستعد ہوں۔

"تحفہ لارڈ اروِن" کی ضرورت

سلسلہ عالیہ احمدیہ کے خالص مفاد کے لئے مجھے "تحفہ لارڈ ارون" (انگریزی) کی دو جلدیں مطلوب ہیں۔ قادیان کے کتب فروشوں کے یہاں موجود نہیں ہیں۔ جس صاحب کے پاس ہوں تحفتاً یا قیمتاً

306

محافظ اٹھرا گولیاں

بے اولادوں کے لئے ایک نعمت غیر مترقبہ ہے

جن کے بچے چھوٹی ہی عمر میں فوت ہو جاتے ہوں یا مردہ پیدا ہوتے ہوں۔ یا حمل گر جاتا ہو۔ عوام اسے اٹھرا اور اطبا اور ڈاکٹر اسقاط حمل یا مس کیرج کہتے ہیں۔ یہ سخت موذی اور تباہ کن مرض ہے جس سے بے شمار گھرانے بے چراغ اور بے اولاد رہتے ہیں۔ اس مرض کا مجرب ترین علاج مالک دواخانہ رحمانی نے حضرت قبلہ جناب مولانا نور الدین شاہی طبیب سے سیکھ کر محافظ اٹھرا گولیاں (رجسٹرڈ گورنمنٹ آف انڈیا) ایجاد کیں ہزاروں لوگوں کی مجرب و آزمودہ گولیاں گزشتہ پچیس برس سے زیر استعمال ہیں۔ اور جو سوائے ہمارے دواخانہ کے کسی دوسری جگہ سے ہرگز نہیں مل سکتیں۔ ہر شخص جس کے گھر میں یہ موذی مرض لاحق ہو وہ فوراً ہماری محافظ اٹھرا گولیاں طلب کر کے استعمال کرے۔ اور قدرت خدا کا زندہ کرشمہ دیکھے۔ مشک آنست کہ خود ببوید۔ قیمت فی تولہ ؏ مکمل خوراک ۱۱ تولہ یکمشت منگوانیوالے سے ایک روپیہ فی تولہ۔ علاوہ محصولڈاک۔ نوٹ علاوہ ازیں ہمارے دواخانہ سے تمام ادویات برائے امراض زنان اور طاقت اور امراض چشم برعایت مل سکتی ہیں

عبد الرحمٰن کاغانی دواخانہ رحمانی۔ قادیان

عرق نور (رجسٹرڈ) (رجسٹرڈ)

عرق نور۔ ضعف جگر۔ بڑھی ہوئی تلی۔ پرانا بخار۔ دائمی قبض۔ پرانی کھانسی۔ کثرت پیشاب یرقان۔ ٹانگوں کا پھولنا۔ دل دھڑکنا۔ جوڑوں کے درد کو دور کرتا ہے۔ **ایام ماہواری کی خرابی و درد کو دور کر کے بچہ دانی کو قابل تولید بنا کر صاحب اولاد** کرتا ہے۔ وزن میں زیادتی جسم میں فولادی طاقت۔ قوت مردانگی۔ سچی بھوک پیدا کر کے اپنے مقدار کے برابر صالح خون پیدا کرتا ہے۔ **بانجھ پن و اٹھرا کی لاجواب دوا ہے**

قیمت پوری خوراک معہ شانہ ۵ روپیہ۔ عرق نور صرف بیماروں کے لئے مخصوص نہیں۔ بلکہ بیماریوں سے بچانے رکھنے کا علی الاعلان مدعی ہے قیمت فی پیکٹ ؏ ۔ بوتل ؏ ۔ سہ پیکٹ للعہ بچہ گھر کا بادشاہ ہے۔ اس کی صحت آپ کے لئے باعث فخر ہے۔ اس لئے آج سے ہی **نور بال سرپ رجسٹرڈ** پلائیے۔ جو کہ بخار۔ کھانسی۔ قے۔ درست بدہضمی۔ پیچش سے محفوظ رکھنے کے علاوہ ان کو موٹا تازہ۔ رنگ سرخ۔ وجیہہ۔ اور خوبصورت بناتا ہے۔ قیمت فی شیشی ۱۰/۔

امرت نور ہزار دکھ کا واحد درمان۔ فوری ضرورت کے لئے قیمت فی شیشی ۸؎۔ ؏ ۔ ۷/

ڈاکٹر نور بخش اینڈ سنز عرق نور قادیان یا ۸ لوئر بازار شملہ

مشینری اور آلات کر اعت

نئے اور ترقی یافتہ نمونوں کے مطابق ساختہ ہاتھ سے چلنے والی۔ بیل سے چلنے والی خراس چارہ کترنے کی مشینیں۔ فلور ملز۔ چھڑائی کی مشینیں نیز بادام روغن اور سویاں بنانے کی مشینیں ارزاں ترین قیمتوں پر خریدنے کے لئے ہماری باتصویر فہرست مفت طلب فرمائیے۔ ایم۔ اے رشید اینڈ برادرز انجینیرز بٹالہ پنجاب۔

سرمہ نور (رجسٹرڈ)

فاتح امراض چشم مشہور عالم بے نظیر تحفہ جملہ امراض چشم کے لئے اکسیر ثابت ہو چکا ہے۔ قیمت فی تولہ دو روپیہ۔ چھ ماشہ ایک روپیہ۔

ملنے کا پتہ:۔ **شفاخانہ رفیق حیات قادیان پنجاب**

تصحیح ضروری

الفضل نمبر ۴۹ مورخہ ۲۰ اکتوبر صفحہ ۱۱ کالم اول کے آخر میں جو اشتہار فوری ضرورت کے عنوان سے چھپا ہے۔ اس کا صحیح نام ایم۔ ایچ ملک ہے۔ الفضل کے پڑھنے والے آگاہ رہیں۔ اور درخواستیں ۴ نومبر ۲۲ء تک بھیجی جائیں۔

اردو شارٹ ہینڈ

مختصر نویسی کے مستند ماہر و شہرہ آفاق استاد سٹرجی۔ ایم۔ مہتہ۔ ایف۔ ایس۔ ڈی۔ ایس سی۔ ٹی۔ ایس۔ ڈی (انگلینڈ) ایم۔ آئی۔ ایس۔ ڈی۔ ایم (پیرس)۔ پرنسپل صاحب انڈین کارسپونڈنس کالج بٹالہ کی تازہ تصنیف صرف دس آسان سبق کوزہ میں دریا ہے اسپکٹس و نمونہ سبق مفت۔

مینیجر انڈین کارسپونڈنس کالج بٹالہ۔ پنجاب

الفضل کے وی پی ۴ نومبر کو ہونگے

ان خریداران الفضل کے نام جن کو وی پی ہونگے نمبر ۵۰ میں چھپ چکے ہیں۔ باقی نام حسب ذیل ہیں۔

نمبر خریداری	نام	نمبر خریداری	نام
۹۸۱۲	مستری محمد الدین صاحب	۹۸۸۱	صوفی علی محمد صاحب
۹۸۱۵	بابو محمد اصغر علی صاحب	۹۸۹۳	منشی کرم الدین صاحب
۹۸۲۰	حکیم شیر محمد صاحب	۹۹۰۸	اللہ دتہ صاحب
۹۸۲۱	چوہدری غلام علی صاحب	۹۹۱۰	محمد الدین صاحب
۹۸۲۴	ایم مرغوب اللہ صاحب	۹۹۱۱	خواجہ محمد شریف صاحب
۹۸۲۵	فیروز الدین صاحب	۹۹۱۲	اللہ داد صاحب
۹۸۲۸	منشی صدر الدین صاحب	۹۹۲۰	سید محمد حسن شاہ صاحب
۹۸۳	بابو فضل کریم احمد صاحب	۹۹۲۲	محمد شریف صاحب
۹۸۳۱	فضل احمد صاحب	۹۹۲۴	محمد فضل کریم صاحب
۹۸۳۲	چوہدری عبد العزیز صاحب	۹۹۲۷	محمد حسین صاحب
۹۸۳۴	مختار احمد صاحب	۹۹۳۱	نبی بخش صاحب
۹۸۴۰	نصیر الدین صاحب	۹۹۳۴	میاں اللہ دتا صاحب
۹۸۵۸	محمد شریف صاحب	۹۹۴۳	عبد المجید صاحب
۹۸۶۳	عبد الواحد صاحب	۹۹۴۶	ملک عبد الحمید صاحب
۹۸۶۹	چوہدری غلام علی صاحب	۹۹۵۲	ملک دین محمد صاحب
		۹۹۶۲	عبد الرحمٰن صاحب ......

۹۹۲۴ ایم۔ زید۔ دین ۹۹۶۸۔ حکیم عبد الصمد صاحب ۹۹۸۲ چوہدری رحمت خان صاحب

۹۹۸۹۔ صادق ... صاحب ۹۹۹۰۔ الٰہی بخش صاحب ۹۹۹۱۔ اللہ دتہ صاحب

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

حضور نظام نے حیدرآباد کی اطلاع کے مطابق اپنی چوالیسویں سالگرہ کے موقعہ پر آبی قسط (جس کی وصولی پچھلے سال ملتوی کر دی گئی تھی) میں سے پچیس فیصدی معافی کا اعلان کر دیا ہے۔ فصلی سال رواں کی خریف میں سے بھی ساڑھے بارہ فیصدی کی معافی دی گئی ہے۔

نئی دہلی سے ۱۲؍ اکتوبر کی خبر ہے۔ کہ ایک شخص سید احمد چشتی کلرک دفتر ڈپٹی کمشنر اکاؤنٹنٹ جنرل کو چھ ماہ قید کی سزا اس جرم میں دی گئی۔ کہ اس نے نومسلم بن کر بعض معزز مسلمانوں سے امدادی رقوم وصول کیں۔

شمالی ہند کلیساؤں کے فیلوز کا وفد جو قومی مشنری سوسائٹی اور ینگ مین کرسچن ایسوسی ایشن کے زیر اہتمام ترتیب دیا گیا ہے۔ اس کے متعلق لاہور سے ۲۲؍ اکتوبر کی اطلاع ہے۔ کہ راولپنڈی اور سیالکوٹ کا دورہ کر کے لاہور آ گیا ہے۔ یہاں سے یہ لوگ لدھیانہ۔ دہلی۔ اور پنجاب و شمالی ہند کے بعض شہروں کا دورہ کرینگے۔

صدر سرحد خپوشتان چارسدہ محمد شریف صاحب کو پشاور کی ۱۲؍ اکتوبر کی اطلاع کے مطابق تین سال قید سخت کی سزا دی گئی ہے۔

لندن اور دہلی میں ٹیلیفون کے متعلق دہلی سے ۲۱؍ اکتوبر کی اطلاع ہے۔ کہ "اسٹیٹسمین" نے بذریعہ ٹیلیفون لنڈن سے گفتگو کی۔ وہاں سے خبر ملی۔ کہ سنگاپور کی بغاوت ختم ہو چکی ہے۔ اور حکومت نے باغیوں کے کیمپ پر قبضہ کر لیا ہے۔ ٹیلیفون کا یہ سلسلہ حال ہی میں جاری ہوا ہے۔ آواز صاف سنائی دے رہی تھی۔

یوم صلح کی تقریب کے متعلق دہلی سے ۱۲؍ اکتوبر کی اطلاع ہے کہ ملک معظم نے خواہش ظاہر کی ہے۔ کہ حسب معمول ۱۱؍ نومبر کو ۱۱ بجے دو منٹ خاموشی اختیار کی جائے۔ اور کاروبار بند رکھا جائے۔

دنیا کے معمر ترین انسان زارو آغا کے متعلق استنبول سے ۱۲؍ اکتوبر کی اطلاع ہے۔ کہ وہ بیماری سے صحت یاب ہو کر سمرنا کی نمائش میں جو اسی ماہ میں ہونے والی ہے۔ شرکت کے لئے جا رہا ہے۔ اس وقت اس کی عمر ایک سو ساٹھ برس ہے۔

اخبار خلافت رقمطراز ہے۔ کہ قدس (الاہرام کا خاص تار) مظہر ہے۔ کہ اس وقت یہودیوں کی تمام تر توجہ طولکرم اور ساحل بحر پر واقع بیس ہزار ایکڑ قطعہ زمین کی خرید پر لگی ہوئی ہے۔

انڈین کرسچین ایسوسی ایشن یو۔پی کے متعلق مرادآباد سے ۱۲؍ اکتوبر کی اطلاع ہے کہ اس کا اٹھائیسواں سالانہ اجلاس پارک ہائی سکول مرادآباد میں شروع ہوا۔ مسٹر ولسن صدر مجلس استقبالیہ نے عیسائیوں کی بہتر حالت بنانے کی توجہ دلاتے ہوئے ان خیالات کا اظہار کیا۔ کہ ہر عیسائی یہ سمجھ لے۔ کہ وہ پہلے عیسائی ہے۔ اور بعد میں مادر وطن کا ایک شہری ہے۔

مسلم لیگ کے متعلق ۲۱؍ اکتوبر کی اطلاع ہے۔ کہ میاں عبدالعزیز صاحب پشاوری کے زیر صدارت لیگ کا جلسہ ٹاؤن ہال ہاوڑہ میں منعقد ہوا۔ جس میں صدر نے اپنے خطبہ صدارت میں فرقہ وارانہ فیصلہ۔ مرکز میں مسلمانوں کی نیابت۔ صوبجاتی خود مختاری۔ دہشت انگیزی کی مذمت۔ سرحدی صوبہ کی ترقیاں۔ بلوچستان کی اصلاحات وغیرہ پر اظہار خیالات کیا۔ اور آخر میں کہا۔ کہ جو لیگ کے مقابل میں دوسری انجمنیں قائم کر رہے ہیں۔ انہیں اپنی مساعی ترک کر کے اس لیگ میں شامل ہو جانا چاہیئے۔

مسٹر پٹیل سابق صدر اسمبلی کے متعلق لنڈن کی ایک اطلاع مظہر ہے۔ کہ وہ ویانا میں ۲ بج کر ۲ منٹ بعد دوپہر وفات پا گئے۔ اہل ہند میں ان کی وفات پر عام رنج و افسوس کا اظہار کیا گیا ہے۔ اور ہندو مسلمان لیڈروں نے ان کی خوبیوں کا شاندار الفاظ میں ذکر کیا ہے۔ جلسے اور ہڑتالیں ہو رہی ہیں۔ کہا جاتا ہے، کہ ان کی لاش ہندوستان میں لا کر جلائی جائے گی۔ ہندوستانی لیڈر مقیم لنڈن بھی اس غم و افسوس میں شریک ہوئے۔ جناب چودھری ظفر اللہ خان صاحب نے اظہار افسوس کرتے ہوئے کہا۔ گو میں ان تمام وو لنگس سے متفق نہیں ہوں۔ جو مسٹر پٹیل نے اسمبلی کے پریذیڈنٹ کی حیثیت سے کوئے۔ لیکن جس دلیری کے ساتھ وہ اسمبلی کے حقوق کے لئے لڑتے رہے۔ اس کا میں بڑا مداح ہوں۔

گورنمنٹ کالج لاہور کی فزکس لیبارٹری میں ۲۳؍ اکتوبر کو گیس کے پھٹ جانے سے سخت حادثہ ہوا۔ جس سے ایک ایم۔ ایس۔ سی کا لڑکا سخت مجروح ہوا۔ جس کی حالت نازک بتائی جاتی ہے۔

سر شادی لال چیف جسٹس ہائی کورٹ لاہور کے متعلق اخبار پرتاپ ۲۵؍ اکتوبر لکھتا ہے۔ وہ ۱۹۳۴ء میں ریٹائر ہونے والے تھے۔ لیکن ممکن ہے کہ اس سے پہلے ہی ریٹائر ہو جائیں۔

ملیریا کا زور پنجاب کے بعض مقامات پر اس قدر ہے کہ ضلع شیخوپورہ کے ایک گاؤں ورکاں بھٹ کے متعلق ۲۳؍ اکتوبر کی خبر ہے۔ وہاں چار اور پانچ ہزار کے درمیان افراد ملیریا سے بیمار پڑے ہیں۔

سر میلکم ہیلی کے متعلق لنڈن سے ۱۹؍ اکتوبر کی اطلاع ہے کہ وہ صوبجات متوسط کی گورنری کا چارج لینے کے لئے ۱۰ نومبر کو مارسیلز سے ہندوستان کی طرف روانہ ہونگے۔

حکومت جرمنی کی جنگی تیاریوں کے متعلق برلن سے ۱۹؍ اکتوبر کی اطلاع ہے۔ کہ وزیر مالیہ کے اعلان سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ وہ ورسیلز کے معاہدات کی پرواہ نہ کرتے ہوئے جرمنی میں جنگی جہاز بنانے کی تیاریاں کر رہے ہیں۔ گیس اور بم سے محفوظ کرنے کے آلات کی ایجاد پر وزیر مالیہ نے خاص زور دیا ہے۔ خطرہ سے اطلاع دینے والے انتظامات اور خاص خاص دستوں کی فوجی تربیت کا انتظام کیا جا رہا ہے۔ برلن کے قریب ایک ہوائی جہاز بنانے کا کارخانہ کھولا گیا ہے۔

بلند پروازی کے ریکارڈ کو ماسکو کی ۱۱؍ اکتوبر کی اطلاع کے مطابق پچھلے ہفتہ ایک روسی ہوائی جہاز نے زمین سے ۱۱ ¾ میل اونچا پرواز کر کے مات کیا ہے۔ دنیا کا پہلا ریکارڈ دس میل کی بلندی تک تھا۔ جو انگریز پروفیسر پیکاڈ نے ماسکو میں ۱۹۳۲ء میں قائم کیا تھا۔

وائرلیس کے ذریعہ فوٹو کھینچنے کے متعلق برلن کی اطلاع ہے۔ کہ ایک مقامی اخبار نے آسٹریا کے ڈکٹیٹر ڈاکٹر ڈولفس (جس پر قاتلانہ حملہ ہوا تھا) کی تصویر بھی وائرلیس کے ذریعہ منگوا کر شائع کر دی۔ ڈولفس کو پاکٹ ڈکٹیٹر کہا جاتا ہے۔ کیونکہ اس کا قد صرف چار فٹ تین انچ ہے

الہ آباد کے ایک شخص کو ۱۲؍ اکتوبر چھ ماہ قید سخت کی سزا اس جرم میں دی گئی ہے۔ کہ اس نے ڈاک کے ٹکٹوں کی مہر اڑا کر استعمال شدہ ٹکٹ دوبارہ کام میں لائے۔

امرتسر کے اچھوت ایک مندر "رام تیرتھ" پر قبضہ کرنے کے لئے جتھے بھیج رہے ہیں۔ ۲۳؍ اکتوبر تک دو جتھے جو ۲۶ - ۲۶ آدمیوں پر مشتمل تھے۔ گرفتار کر لئے گئے ہیں۔ گرفتار شدہ اچھوتوں کو پانچ پانچ سو روپیہ کی ضمانت دے کر رہا ہونے کے لئے کہا گیا۔ لیکن کسی نے ضمانت نہ دی۔

مساجد کے متعلق ریاست کشمیر نے جو تحقیقاتی کمیٹی مقرر کی ہے۔ اس میں میر واعظ ہمدانی صاحب نے شہادت دیتے ہوئے کہا۔ کوئی حکومت مساجد میں کسی خاص فرقہ کی طرف سے نماز کی ادائیگی پر پابندی عائد کرنے کا حق نہیں رکھتی ہے۔

عبدالرحمن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر۔ غلام نبی

محافظ اٹھرا گولیاں

بے اولادوں کے لئے ایک نعمت غیر مترقبہ ہے

جن کے بچے چھوٹی ہی عمر میں فوت ہو جاتے ہوں یا مردہ پیدا ہوتے ہوں۔ یا حمل گر جاتا ہو۔ عوام اسے اٹھرا اور اطبا اور ڈاکٹر اسقاط حمل یا مس کیریج کہتے ہیں۔ یہ سخت موذی اور تباہ کن مرض ہے جس سے بے شمار گھرانے بے چراغ اور بے اولاد رہتے ہیں۔ اس مرض کا مجرب ترین علاج مالک دواخانہ رحمانی نے حضرت قبلہ جناب مولانا نور الدین شاہی طبیب سے سیکھ کر محافظ اٹھرا گولیاں رجسٹرڈ گورنمنٹ آف انڈیا ایجاد کیں ہزاروں لوگوں کی مجرب و آزمودہ گولیاں گذشتہ پچیس برس سے زیر استعمال ہیں۔ اور جو سوائے ہمارے دواخانہ کے کسی دوسری جگہ سے ہرگز نہیں مل سکتیں۔ ہر شخص جس کے گھر میں یہ موذی مرض لاحق ہو وہ فوراً ہماری محافظ اٹھرا گولیاں طلب کر کے استعمال کرے۔ اور قدرت خدا کا زندہ کرشمہ دیکھے۔ مشک آنست کہ خود ببوید۔ قیمت فی تولہ عہ۔ مکمل خوراک ۱۱ تولہ یکمشت منگانیوالے سے ایک روپیہ فی تولہ۔ علاوہ محصولڈاک۔ نوٹ علاوہ ازیں ہمارے دواخانہ سے تمام ادویات بولئے امراض زنانہ اور طاقت اور امراض چشم بر عایت مل سکتی ہیں

عبد الرحمٰن کاغانی دواخانہ رحمانی ۔ قادیان

عرق نور

(رجسٹرڈ) (رجسٹرڈ)

عرق نور۔ ضعف جگر۔ بڑھی ہوئی تلی۔ پرانا بخار۔ دائمی قبض۔ پرانی کھانسی۔ کثرت پیشاب یرقان۔ ٹانگوں کا پھولنا۔ دل دھڑکنا۔ جوڑوں کے درد کو دور کرتا ہے۔ **ایام ماہواری کی خرابی و درد کو دور کر کے بچہ دانی کو قابل تولید بنا کر صاحب اولاد** کرتا ہے۔ وزن میں زیادتی جسم میں فولادی طاقت۔ قوت مردانگی۔ سچی بھوک پیدا کر کے اپنے مقدار کے برابر صالح خون پیدا کرتا ہے۔ **بانجھ پن و اٹھرا کی لاجواب دوا ہے** قیمت پوری خوراک بمعہ شافہ ۵ روپیہ۔ عرق نور صرف بیماروں کے لئے مخصوص نہیں۔ بلکہ بیماریوں سے بچائے رکھنے کا علی الاعلان مدعی ہے۔ قیمت فی پیکٹ عصہ۔ بوتل عصہ۔ سہ پیکٹ للعہ۔ بچہ گھر کا بادشاہ ہے۔ اس کی صحت آپ کے لئے باعث فخر ہے۔ اس لئے آج سے ہی **نور بال سرپ رجسٹرڈ** پلائیے۔ جو کہ بخار۔ کھانسی۔ قے۔ درست بدہضمی پیچش سے محفوظ رکھنے کے علاوہ ان کو موٹا تازہ۔ رنگ سرخ۔ وجیہہ۔ اور خوبصورت بناتا ہے۔ قیمت فی شیشی ۱۰/۔

امرت نور ہزار دکھ کا واحد درمان۔ فوری ضرورت کے لئے قیمت فی شیشی ۸/۔ عہ۔ ۷/

ڈاکٹر نور بخش اینڈ سنز عرق نور قادیان یا ۸ لوئر بازار شملہ

مشینری اور آلات زراعت

نئے اور ترقی یافتہ نمونوں کے مطابق ساختہ ہاتھ ہی سے چلنے والی۔ بیل سے چلنے والی خراس چارہ کترنے کی مشینیں۔ فلور ملز۔ چھڑائی کی مشینیں۔ رہٹ۔ بادام روغن اور سیویاں بنانے کی مشینیں وغیرہ ارزاں ترین قیمتوں پر خرید نے کے لئے ہماری باتصویر فہرست مفت طلب فرمائیے۔ ایم۔ اے رشید اینڈ برادرز انجینیرز بٹالہ پنجاب۔

سرمہ نور

(رجسٹرڈ) دافع امراض چشم مشہور عالم بے نظیر تحفہ جملہ امراض چشم کے لئے اکسیر ثابت ہو چکا ہے۔ قیمت فی تولہ دو روپیہ۔ چھ ماشہ ایک روپیہ۔

ملنے کا پتہ:۔ **شفاخانہ عبد الرحیم حیات قادیان پنجاب**

تصحیح ضروری

الفضل نمبر ۴۹ مورخہ ۲۳ اکتوبر صفحہ ۱۱ کالم اول کے آخر میں جو اشتہار خاص ضرورت ہے کے عنوان سے چھپا ہے۔ اس کا صحیح نام ایم۔ اے چ ملک ہے۔ الفضل کے پڑھنے والے آگاہ رہیں۔ اور درخواستیں ۲۳ نومبر تک بھیجی جائیں۔

اردو شارٹ ہینڈ

مختصر نویسی کے مستند ماہر و شہرہ آفاق استاد سٹرجی۔ ایم۔ مہتہ۔ ایف۔ ایس۔ ڈی۔ ایس سی۔ ٹی۔ ایس۔ ڈی (انگلینڈ) ایم۔ آئی۔ ایس۔ ڈی۔ ایم (پیرس) پرنسپل صاحب انڈین کارسپونڈنس کالج بٹالہ کی تازہ تصنیف صرف دس آسان سبق کوزہ میں دریا۔ پراسپکٹس و نمونہ سبق مفت۔

مینجر انڈین کارسپونڈنس کالج بٹالہ۔ پنجاب

الفضل کے وی پی ۴ نومبر کو ہونگے

ان خریداران الفضل کے نام جن کو وی پی ہونگے نمبر ۵۰ میں چھپ چکے ہیں۔ باقی نام حسب ذیل ہیں۔

نمبر خریداری	نام	نمبر خریداری	نام
۹۸۱۲	مستری محمد الدین صاحب	۹۸۸۱	صوفی علی محمد صاحب
۹۸۱۵	بابو محمد اصغر علی صاحب	۹۸۹۳	منشی کرم الدین صاحب
۹۸۲۰	حکیم شیر محمد صاحب	۹۹۰۸	اللہ دتہ صاحب
۹۸۲۱	چوہدری غلام علی صاحب	۹۹۱۰	محمد الدین صاحب
۹۸۲۴	ایم مرغوب اللہ صاحب	۹۹۱۱	خواجہ محمد شریف صاحب
۹۸۲۵	فیروز الدین صاحب	۹۹۱۲	اللہ داد صاحب
۹۸۲۸	منشی صدر الدین صاحب	۹۹۲۰	سید محمد حسن شاہ صاحب
۹۸۳	بابو فضل کریم احمد صاحب	۹۹۲۲	محمد شریف صاحب
۹۸۳۱	فضل احمد صاحب	۹۹۲۴	محمد فضل کریم صاحب
۹۸۳۲	چوہدری عبد العزیز صاحب	۹۹۲۷	محمد حسین صاحب
۹۸۳۴	مختار احمد صاحب	۹۹۳۱	نبی بخش صاحب
۹۸۴۰	نصیر الدین صاحب	۹۹۳۴	میاں اللہ دتا صاحب
۹۸۵۸	محمد شریف صاحب	۹۹۴۳	عبد المجید صاحب
۹۸۶۳	عبد الواحد صاحب	۹۹۴۶	ملک عبد الحمید صاحب
۹۸۶۹	چوہدری غلام علی صاحب	۹۹۵۲	ملک دین محمد صاحب
		۹۹۶۲	عبد الرحمٰن صاحب

۹۹۷۸ حکیم عبد الصمد صاحب ۹۹۸۳ چوہدری رحمت خان صاحب ۹۹۲۸ ایم ۔ ۹۹۹۰ الٰہی بخش صاحب ۹۹۹۱ ۔ ۹۹۸۹ ...

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

حضور نظام نے حیدرآباد کی اطلاع کے مطابق اپنی چوالیسویں سالگرہ کے موقعہ پر آبی قسط (جس کی دسویں پچھلے سال ملتوی کردی گئی تھی) میں سے پچیس فیصدی معافی کا اعلان کردیا ہے۔ فصلی سال رواں کی خریف میں سے بھی ساڑھے بارہ فیصدی کی معافی دی گئی ہے۔

نئی دہلی سے ۱۲ر اکتوبر کی خبر ہے۔ کہ ایک شخص سید احمد چشتی کلرک دفتر ڈپٹی کمشنر اکاؤنٹنٹ جنرل کو چھ ماہ قید کی سزا اس جرم میں دی گئی۔ کہ اس نے نومسلم بن کر بعض معزز مسلمانوں سے امدادی رقوم وصول کیں۔

شمالی ہند کلیساؤں کے فیلوز کا وفد جو قومی مشنری سوسائٹی اور ینگ مین کرسچن ایسوسی ایشن کے زیر اہتمام ترتیب دیا گیا ہے۔ اس کے متعلق لاہور سے ۲۲ر اکتوبر کی اطلاع ہے کہ راولپنڈی اور سیالکوٹ کا دورہ کرکے لاہور آگیا ہے۔ یہاں سے یہ لوگ لدھیانہ۔ دہلی۔ اور پنجاب و شمالی ہند کے بعض شہروں کا دورہ کرینگے۔

صدر سرحد خپو شنان چارسدہ محمد شریف صاحب کو پشاور کی ۱۲ر اکتوبر کی اطلاع کے مطابق تین سال قید سخت کی سزا دی گئی ہے۔

لنڈن اور دہلی میں ٹیلیفون کے متعلق دہلی سے ۲۱ر اکتوبر کی اطلاع ہے۔ کہ "ملک اسٹیٹسمین" نے بذریعہ ٹیلیفون لنڈن سے گفتگو کی۔ وہاں سے خبر ملی۔ کہ سنگاپور کی بغاوت ختم ہو چکی ہے۔ اور حکومت نے باغیوں کے کیمپ پر قبضہ کرلیا ہے۔ ٹیلیفون کا یہ سلسلہ حال ہی میں جاری ہوا ہے۔ آواز صاف سنائی دے رہی تھی۔

یوم صلح کی تقریب کے متعلق دہلی سے ۱۲ر اکتوبر کی اطلاع ہے کہ ملک معظم نے خواہش ظاہر کی ہے۔ کہ حسب معمول ۱۱ر نومبر کو ۱۱ بجے دو منٹ خاموشی اختیار کی جائے۔ اور کاروبار بند رکھا جائے۔

دنیا کے معمر ترین انسان زارو آغا کے متعلق استنبول سے ۲۱ر اکتوبر کی اطلاع ہے۔ کہ وہ بیماری سے صحت یاب ہوکر سمرنا کی نمائش میں جو اسی ماہ میں ہونے والی ہے۔ شرکت کے لئے جا رہا ہے۔ اس وقت اس کی عمر ایک سو ساٹھ برس ہے۔

اخبار خلافت رقمطراز ہے۔ کہ قدس دالاہرام کا خاص تار مظہر ہے۔ کہ اس وقت یہودیوں کی تمام تر توجہ طولکرم اور ساحل بحر پر واقع بیس ہزار ایکڑ قطعہ زمین کی خرید پر لگی ہوئی ہے۔

انڈین کرسچین ایسوسی ایشن یو۔پی کے متعلق مرادآباد سے ۲۱ر اکتوبر کی اطلاع ہے کہ اس کا اٹھائیسواں سالانہ اجلاس پارک ہائی سکول مرادآباد میں شروع ہوا۔ مسٹر ولسن صدر مجلس استقبالیہ نے عیسائیوں کی بہتر حالت بنانے کی توجہ دلاتے ہوئے ان خیالات کا اظہار کیا۔ کہ ہر عیسائی یہ سمجھ لے۔ کہ وہ پہلے عیسائی ہے۔ اور بعد میں مادر وطن کا ایک شہری۔

مسلم لیگ کے متعلق ۲۱ر اکتوبر کی اطلاع ہے۔ کہ میاں عبدالعزیز صاحب پشاوری کے زیر صدارت لیگ کا جلسہ ٹاؤن ہال ہاوڑہ میں منعقد ہوا۔ جس میں صدر نے اپنے خطبہ صدارت میں فرقہ وارانہ فیصلہ۔ مرکز میں مسلمانوں کی نیابت۔ صوبجاتی خودمختاری۔ دہشت انگیزی کی مذمت۔ سرحدی صوبہ کی ترقیاں۔ بلوچستان کی اصلاحات وغیرہ پر اظہار خیالات کیا۔ اور آخر میں کہا۔ کہ جو لیگ کے مقابل میں دوسری انجمنیں قائم کر رہے ہیں۔ انہیں اپنی مساعی ترک کرکے اس لیگ میں شامل ہو جانا چاہیئے۔

مسٹر پٹیل سابق صدر اسمبلی کے متعلق لنڈن کی ایک اطلاع مظہر ہے۔ کہ وہ دی آنا میں ۲ بج کر ۷ منٹ بعد دوپہر وفات پاگئے۔ اہل ہند میں ان کی وفات پر عام رنج و افسوس کا اظہار کیا گیا ہے۔ اور ہندو مسلمان لیڈروں نے ان کی خوبیوں کا شاندار الفاظ میں ذکر کیا ہے۔ جلسے اور ہڑتالیں ہو رہی ہیں۔ کہا جاتا ہے، کہ ان کی لاش ہندوستان میں لاکر جلائی جائے گی۔ ہندوستانی لیڈر مقیم لنڈن بھی اس غم و افسوس میں شریک ہوئے۔ جناب چودھری ظفراللہ خان صاحب نے اظہار افسوس کرتے ہوئے کہا۔ گو میں ان تمام رولنگس سے متفق نہیں ہوں۔ جو مسٹر پٹیل نے اسمبلی کے پریذیڈنٹ کی حیثیت سے دئے۔ لیکن جس دلیری کے ساتھ وہ اسمبلی کے حقوق کے لئے لڑتے رہے۔ اس کا میں بڑا مداح ہوں۔

گورنمنٹ کالج لاہور کی فزکس لیبارٹری میں ۲۳ر اکتوبر کو گیس کے پھٹ جانے سے سخت حادثہ ہوا۔ جس سے ایک ایم۔ ایس۔ سی کا لڑکا سخت مجروح ہوا۔ جس کی حالت نازک بتائی جاتی ہے۔

سر شادی لال چیف جسٹس ہائیکورٹ لاہور کے متعلق اخبار پرتاپ ۲۵ر اکتوبر لکھتا ہے۔ وہ ۱۹۳۴ء میں ریٹائر ہونے والے تھے۔ لیکن ممکن ہے کہ اس سے پہلے ہی ریٹائر ہو جائیں۔

ملیریا کا زور پنجاب کے بعض مقامات پر اس قدر ہے کہ ضلع شیخوپورہ کے ایک گاؤں درکاں بھٹ کے متعلق ۲۳ر اکتوبر کی خبر ہے۔ وہاں چار اور پانچ ہزار کے درمیان افراد ملیریا سے بیمار پڑے ہیں۔

سر میلکم ہیلی کے متعلق لنڈن سے ۱۹ر اکتوبر کی اطلاع ہے کہ وہ ممالک متوسط کی گورنری کا چارج لینے کے لئے ۱۰ نومبر کو مارسیلز سے ہندوستان کی طرف روانہ ہونگے۔

حکومت جرمنی کی جنگی تیاریوں کے متعلق برلن سے ۱۹ر اکتوبر کی اطلاع ہے۔ کہ وزیر مالیہ کے اعلان سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ وہ ورسیلز کے معاہدات کی پرواہ نہ کرتے ہوئے جرمنی میں جنگی جہاز بنانیکی تیاریاں کر رہے ہیں۔ گیس اور بم سے محفوظ کرنے کے آلات کی ایجاد پر وزیر مالیہ نے خاص زور دیا ہے۔ خطرہ سے اطلاع دینے والے انتظامات اور خاص خاص دستوں کی فوجی تربیت کا انتظام کیا جا رہا ہے۔ برلن کے قریب ایک ہوائی جہاز بنانے کا کارخانہ کھولا گیا ہے۔

بلند پروازی کے ریکارڈ کو ماسکو کی ۱۱ر اکتوبر کی اطلاع کے مطابق پچھلے ہفتہ ایک روسی ہوائی جہاز نے زمین سے ۱۱¾ میل اونچا پرواز کرکے مات کیا ہے۔ دنیا کا پہلا ریکارڈ دس میل کی بلندی تک تھا۔ جو انگریز پروفیسر پیکاڈ نے ماسکو میں ۱۹۳۲ء میں قائم کیا تھا۔

وائرلیس کے ذریعہ فوٹو کھینچنے کے متعلق برلن کی اطلاع ہے۔ کہ ایک مقامی اخبار نے آسٹریا کے ڈکٹیٹر ڈاکٹر ڈولفس (جس پر قاتلانہ حملہ ہوا تھا) کی تصویر بھی وائرلیس کے ذریعہ منگوا کر شائع کردی۔ ڈولفس کو پاکٹ ڈکٹیٹر کہا جاتا ہے۔ کیونکہ اس کا قد صرف چار فٹ تین انچ ہے

الہ آباد کے ایک شخص کو ۱۲ر اکتوبر چھ ماہ قید سخت کی سزا اس جرم میں دی گئی ہے۔ کہ اس نے ڈاک کے ٹکٹوں کی مہر اڑاکر استعمال شدہ ٹکٹ دوبارہ کام میں لائے۔

امرتسر کے اچھوت ایک مندر "رام تیرتھ" پر قبضہ کرنے کے لئے جتھے بھیج رہے ہیں۔ ۲۳ر اکتوبر تک دو جتھے جو ۲۶-۲۶ آدمیوں پر مشتمل تھے۔ گرفتار کرلئے گئے ہیں۔ گرفتار شدہ اچھوتوں کو پانچ پانچ سو روپیہ کی ضمانت دے کر رہا ہونے کے لئے کہا گیا۔ لیکن کسی نے ضمانت نہ دی۔

مساجد کے متعلق ریاست کشمیر نے جو تحقیقاتی کمیٹی مقرر کی ہے۔ اس میں میر واعظ ہمدانی صاحب نے شہادت دیتے ہوئے کہا۔ کوئی حکومت مساجد میں کسی خاص فرقہ کی طرف سے نماز کی ادائیگی پر پابندی عائد کرنے کا حق نہیں رکھتی ہے۔

عبدالرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر غلام نبی